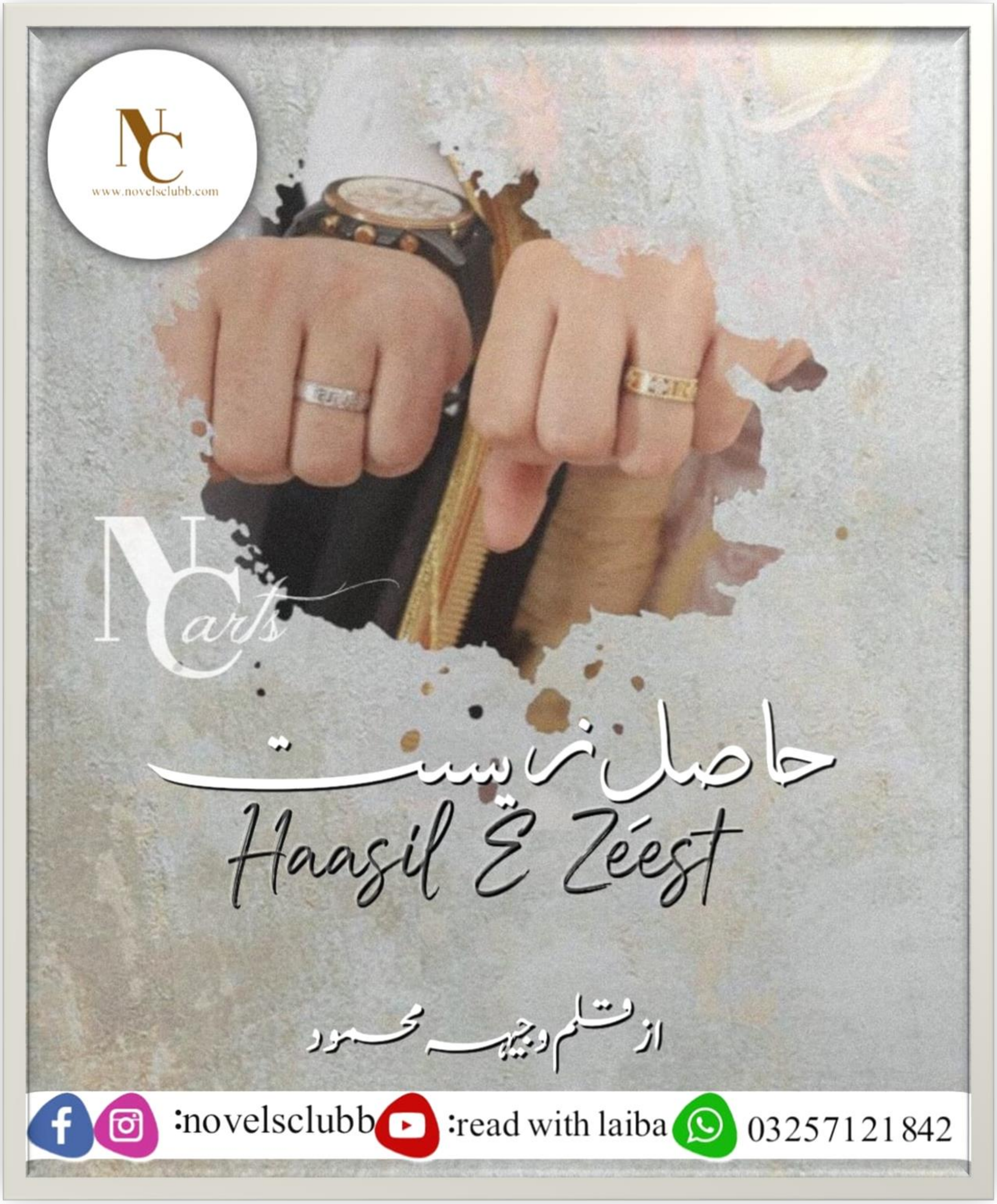
www.novelsclubb.com
حاصل زیست
Haasil E Zéest
از قلم وجیہہ محمود
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حاصلِ زیست

از قلم

وجیہہ محمود

www.novelsclubb.com

"حاصلِ زیست"

از قلم (وجیہہ محمود)

قسط نمبر (09)

دن ڈھلنے لگا تھا، تمام چرند پرند بھی اپنے گھروں کی جانب پرواز کر رہے تھے، ہلکی ہلکی ہوا درختوں کے پتوں کی حرکت کا سبب تھی جبکہ آسمان پر چھائے بادل سورج کو ڈھانپے ہوئے تھے۔ صالحہ بیگم اپنے کمرے میں بیٹھی تلاوت کر رہی تھیں، دیوار پر نصب گھڑی اس وقت شام کے پانچ بجا رہی تھی جبکہ کلینڈر پر نظر آتی آج کی تاریخ اس بات کی شاہد تھی کہ آج حفصہ کو اس دنیا سے گئے چار ماہ بیت چکے تھے۔ وقت کی رفتار کا مقابلہ اس دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی، یہ ہمیشہ ایک ہی رفتار سے گزرتا کبھی خوشیوں کو اذیتوں میں بدلتا ہے تو کبھی اذیتوں کو خوشیوں میں پر اس وقت کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا، خوشی اور غمی

اس کے ساتھ منسلک وہ منازل ہیں جو ہر ایک پر عیاں ہوتی ہیں۔ حفصہ کی وفات کے بعد ان سب کے لیے صبر کرنا بہت مشکل تھا مگر گزرتا وقت ایک ایسا مرہم ہے جو ہر زخم کو سینے کا ہنر جانتا ہے اور ان کے زخم پر بھی وقت کا مرہم لگ چکا تھا۔ آہستہ آہستہ ان سب کو اپنے نقصان پر صبر آنے لگا تھا۔ زندگی معمول کی جانب واپس لوٹنے لگی تھی۔ صالحہ بیگم نے قران پاک کو بند کرتے، اس پر بوسہ دیا اور غلاف مین لپیٹتے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ قرآن پاک کو اس کی مخصوص جگہ پر رکھتے وہ پلٹی ہی تھیں کہ ان کی سماعت سے بیل کی آواز ٹکرائی، بے ساختہ نظر گھڑی کی جانب گئی کہ اتنے میں ان کی سماعت سے دوبارہ ایک شناسا آواز ٹکرائی، وہ رابعہ بیگم کی آواز تھی۔ وہ قدم اٹھاتی باہر کی جانب چل پڑیں جہاں رابعہ بیگم اور مہمل آئی تھیں۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں لاؤنج میں موجود تھیں۔

"آفاق نہیں آیا ابھی تک؟" صالحہ بیگم کے پوچھنے پر رابعہ بیگم نفی میں سر ہلاتے بولنے لگیں،

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی تک تو نہیں آیا مگر آج بات ہوئی تھی اس سے کہہ رہا تھا کہ اگلے ہفتے تک واپسی ہو گی" آفاق پچھلے دو ماہ سے ایک کورس کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہوا تھا۔کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے کہ رابعہ بیگم بولنے لگیں،

"صالحہ میں آج تم سے ایک بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں بلکہ یہ سمجھو کہ تم سے تمہاری ایک قیمتی چیز مانگنے آئی ہوں" ان کی بات پر صالحہ بیگم الجھن کا شکار ہوئیں،

"تم جو بھی کہنا چاہتی ہو رابعہ کھل کر کہو" انکی بات پر رابعہ بیگم انکی جانب دیکھتے بولنے لگیں،

www.novelsclubb.com

"میں اصباح کو اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں" وہ رکیں،

"میں چاہتی ہوں کہ اصباح میرے آفاق کی دلہن بنے،اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو" ان کی بات پر صالحہ بیگم کے چہرے پر خوشگوار حیرت در آئی،

"مجھے بھلا کوئی اعتراض کیوں ہو گا رابعہ، آفاق جیسے ہونہار، بااخلاق اور سلجھے ہوئے بچے کو کوئی کیوں انکار کرے گا بلکہ یہ تو اصباح کی خوش نصیبی ہو گی کہ وہ آفاق کی دلہن بنے" وہ مسکرائیں جس پر رابعہ بیگم بھی مسکراتے ہوئے بولیں،

میری بہت عرصے سے یہ خواہش تھی مگر حالات نے اجازت ہی نہ دی کہ میں تم" "سے بات کر پاتی

"یہ تو تمہارا بڑا پن ہے رابعہ کہ تم نے میری بچی کے بارے میں ایسا سوچا اور اسے اپنے بیٹے کے لیے منتخب کیا مگر۔۔۔" وہ رکی، چہرے پر پریشانی کا تاثر ابھرا،

کیا تم نے آفاق سے اس بارے میں بات کی ہے؟ میرا مطلب کہ کیا وہ اس رشتے" "پر راضی ہے؟

"ہاں صالحہ وہ اس رشتے پر راضی ہے، میں پہلے ہی اس سے اس کی رضامندی لے چکی ہوں" صالحہ بیگم کے چہرے پر اطمینان در آیا،

www.novelsclubb.com

"بس اب میں چاہتی ہوں کہ تم بھی ایک بار اصباح سے اس کی رضامندی جان لو تاکہ ہم بات آگے بڑھا سکیں"

"تم فکر مت کرو میں آج ہی اصباح سے بات کروں گی اور مجھے پوری امید ہے کہ اسے بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا" ان کی بات پر رابعہ بیگم مسکرائیں، اپنی اولاد کی خوشیوں کا تصور ہی ان کے چہرے پر مسکراہٹیں بکھیر گیا تھا۔

"تمہارے ہاتھ میں دن بہ دن مہارت آتی جا رہی ہے اصباح، دیکھنا ایک دن تم بہت بڑی مصورہ کہلاؤ گی" مہمل کی بات پر وہ دل سے مسکرائی تھی۔ وہ اس وقت مہمل کے ساتھ کمرے میں موجود تھی جبکہ صالحہ بیگم اور رابعہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی تھیں۔ اصباح اپنی تازہ بنائی گئیں ساری پینٹنگز مہمل کو دکھا رہی تھی، جس پر مہمل ہمیشہ کی طرح اسکی اس صلاحیت پر اسے سراہ رہی تھی۔ اصباح نے ساری پینٹنگز سمیٹتے سائیڈ پر رکھیں اور مہمل کے ساتھ بیڈ پر جا بیٹھی۔

"اصباح تم سے ایک بات پوچھوں؟"اصباح نے اثبات میں سر ہلاتے اسے اجازت دی،

"تمہیں آفاق بھائی کیسے لگتے ہیں؟"اصباح نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا،

"جی؟"

"تمہیں آفاق بھائی کیسے لگتے ہیں میرا مطلب اگر کوئی تم سے ان کے بارے میں تمہاری رائے پوچھے تو تم کیا کہو گی؟"مہمل نے اپنے سوال کی وضاحت دی،

"میں۔۔۔مجھے"وہ ہکلانے لگی،

"پر مجھے ان کے بارے میں رائے قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے"

"مگر پھر بھی۔۔؟"مہمل کے دوبارہ پوچھنے پر اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا کہ ذہن کے پردے میں کچن کا وہ منظر لہرایا جس میں وہ یونیفارم میں کھڑا اس سے اسکا حال پوچھ رہا تھا۔

"دیکھنے میں تو ٹھیک لگتے ہیں"

"صرف ٹھیک؟" مہمل فوراً بولی،

"میرا مطلب اچھے" اسے ڈر تھا کہ کہیں مہمل اپنے بھائی کے بارے میں برا ہی نہ مان جائے۔

"صرف دیکھنے میں نہیں وہ ویسے بھی بہت اچھے ہیں، خیر تم آہستہ آہستہ جان جاؤ گی" وہ ذو معنی انداز میں بولی،

"مجھے ان کے بارے میں جاننے کی بھلا کیا ضرورت ہو گی"

"کیا پتا مستقبل میں ضرورت پڑ جائے" اسکی اس بات پر اصباح کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ مہمل دوبارہ بولی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خیر آفاق بھائی بس تھوڑے غصے والے ہیں ورنہ وہ بہت کیر نگ ہیں" اصباح حیران تھی کہ کیوں آج مہمل اسکے اور اپنے درمیان اپنے بھائی کا موضوع چھیڑ کر بیٹھی ہے کہ مہمل کی اگلی بات اسکی ہر الجھن کو دور کرتی گئی،

"تمھیں معلوم ہے آج میں اور امی یہاں کس سلسلے میں آئے ہیں؟" اصباح نے الجھن زدہ چہرہ لیے اس کی جانب دیکھا،

"آج امی ممانی سے تمہارے رشتے کی بات کرنے آئی ہیں" اصباح کا رنگ ایک دم اڑا،

"بہت جلد تم میری بھابھی بننے والی ہو" مہمل مسکرائی جبکہ اصباح ساکت چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی اس سے پہلے کہ مہمل اصباح کے تاثرات پر غور کرتی حرم کمرے میں داخل ہوئی اور مہمل اسکی جانب متوجہ ہوئی۔اسی موقعے کا فائدہ اٹھاتے اصباح فوراً وہاں سے چلی گئی۔

آبرو نے گلاس میں پانی انڈیلتے گلاس صالحہ بیگم کو تھمایا اور ٹیبل پر رکھی دوائیاں انہیں دینے لگی۔ صالحہ بیگم نے دوائیاں نگلتے گلاس خالی کیا اور ٹیبل پر رکھتے آبرو کی جانب دیکھنے لگیں جو ٹیبل پر موجود چیزوں کو ترتیب سے رکھ رہی تھی۔

"آج رابعہ اور مہمل آئی تھیں"

"جی بتایا تھا رتبہ نے" صالحہ بیگم کی بات پر آبرو نے مصروف انداز میں جواب دیا اور ساری چیزیں سمیٹتے ان کے پاس آبیٹھی،

"رابعہ آج مجھ سے ایک ضروری بات کرنے آئی تھی" آبرو نے سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا،

"وہ اصباح کے لیے آفاق کا رشتہ لائی تھی" آبرو کی آنکھوں میں حیرت کا تاثر ابھرا،

www.novelsclubb.com

"آفاق کی رضامندی وہ پہلے ہی لے چکی ہے بس اب وہ میری اور اصباح کی رضامندی کی منتظر ہے" ان کے چہرے پر خوشی کی چمک تھی، جو آج بہت عرصے بعد دوبارہ دکھائی دی تھی۔ آبرو ان کی بات پر خاموش رہی۔

"میں آج اتنی خوش ہوں آبرو کہ میں بتا نہیں سکتی، اللہ نے میری بچی کا کتنا اچھا وسیلہ بنایا ہے کہ آفاق جیسا سلجھا ہوا بچہ اس کا مقدر بنے" ان کی بات پر آبرو مسکرائی،

"آپ نے اصباح سے بات کی امی؟" صالحہ بیگم کے تاثرات ایک دم تبدیل ہوئے،

"ہاں آبرو میں نے بات کی تھی، وہ خاموشی سے میری ساری بات سنتی رہی مگر آخر میں نہ تو اس نے اقرار کیا نہ انکار" وہ متفکر تھیں،

"میں اسکے اس ردعمل سے بہت پریشان ہوں آبرو"

"آپ فکر مت کریں امی، میں اس سے بات کروں گی۔۔" وہ انکی پریشانی کم کرنے کی کوشش کرنے لگی،

"ہاں بیٹا تم اس سے ضرور بات کرنا، حفصہ کے جانے کے بعد سے تو وہ بالکل چپ چپ ہو گئی ہے، مجھ سے بھی کوئی بات نہیں کرتی، ہر وقت گم صُم رہتی ہے نجانے اس کے دل میں کیسا خوف موجود ہے" ان کی بات پر آبرو انہیں تسلی دیتے بولی،

"آپ پریشان مت ہوں امی، میں اصباح سے آج ہی بات کروں گی، آپ بس آرام کریں" وہ یہ کہتے اٹھ کھڑی ہوئی اور کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ صالحہ بیگم اسے تب تک دیکھتی رہیں جب تک وہ ان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

وہ قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی جہاں اصباح جائے نماز بچھائے نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔ آبرو خاموشی سے بیڈ پر جا بیٹھی اور اس کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ کمرے میں چاروں اطراف اصباح نے اپنی بنائی ہوئی خوبصورت پینٹنگز

لگا رکھی تھیں جبکہ دیوار پر لگی گھڑی اس وقت رات کے 10 بجا رہی تھی۔کچھ دیر بعد اصباح نماز مکمل کرتے اٹھ کھڑی ہوئی اور جائے نماز تہہ کرتی پلٹی کہ بیڈ پر بیٹھی آبرو پر نظر پڑی،

"تم کب آئی آبرو؟" آبرو نے گھڑی کی جانب دیکھا،اسے یہاں آئے 10 منٹ گزر چکے تھے۔

"بس ابھی ابھی" وہ مسکراتے ہوئے بولی,اصباح نے چہرے کے گرد لپٹا دوپٹہ کھولا،

"کوئی کام تھا؟" وہ آبرو سے پوچھتی اپنے بال کھولنے لگی،اسکی بات پر آبرو نے اسکی جانب دیکھا جواب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیرنے لگی تھی۔

"ہاں ایک بہت ضروری کام تھا" اصباح اسکی جانب مڑی،

"ایک ضروری بات کرنی ہے"آبرو کی بات پر اصباح کا بالوں میں برش پھرتا ہاتھ رکا۔اسے اندازہ تھا کہ آبرو اس سے کیا بات کرنے آئی ہے!

"ہاں بولو"اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"پہلے ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو"آبرو کے کہنے پر وہ قدم اٹھاتی اس کے پاس آ بیٹھی،

"آج پھپھو کس سلسلے میں آئی تھیں، تمہیں معلوم ہے؟"آبرو نے شروع سے بات کا آغاز کیا، جس پر اصباح نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا،

"تمہیں اس رشتے پر کوئی اعتراض ہے؟"آبرو کے اس سوال پر وہ جھکے ہوئے سر کے ساتھ خاموش رہی،

کچھ تو بولو اصباح، امی کو بھی تم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اور مجھے بھی"

"تم۔۔۔۔۔

"مجھے شادی نہیں کرنی آبرو" وہ آبرو کی بات کاٹتی بولی،

"مگر کیوں اصباح؟"

"بس میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

"مگر اس انکار کے پیچھے کوئی تو وجہ ہو گی نہ۔۔۔"

"کوئی وجہ نہیں ہے آبرو بس میں شادی نہیں کرنا چاہتی" اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگیں،

"اصباح ادھر دیکھو میری طرف" وہ اس کا رخ اپنی جانب کرتے بولی،

"ہر انکار کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے اصباح" وہ رکی، دماغ میں اچانک ایک خیال نمودار ہوا،

"کہیں تم آفاق۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں آبرو ایسی بات نہیں ہے، میں کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی" اصباح اسکی بات کاٹتے بولی، آبرو نے گہری سانس لیتے اسے مخاطب کیا،

"پھر بھی اصباح تمہارے اس انکار کی کوئی تو وجہ ہو گی نہ جو تم۔۔۔"

"میں امی سے دور نہیں جانا چاہتی آبرو، میں انہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی" وہ رونے لگی تھی۔

"میں نہیں چاہتی کہ وہ اکیلی ہو جائیں، وہ۔۔۔"

"اصباح رونا بند کرو، یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر مت رویا کرو" وہ اسے خود سے لگاتی بولی،

"میں امی کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جانا چاہتی آبرو" وہ بار بار ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے اصباح جیسی تمہاری مرضی، تمہاری رضامندی ہمارے لیے بہت معنی رکھتی ہے مگر پہلے تم میرے ایک سوال کا جواب دو" اصباح چہرے پر بہتے آنسو صاف کرتی اسکی جانب دیکھنے لگی،

"کیا تم امی کو خوش دیکھنا چاہتی ہو" اصباح نے اثبات میں سر ہلایا،

"کیا تم چاہتی ہو کہ ان کے چہرے پر ہمیشہ مسکان رہے، وہ ہمیشہ اتنی ہی خوش رہیں جتنی خوش وہ آج ہیں" اصباح بے اختیار اثبات میں سر ہلا گئی کہ اسے آبرو کی بات سمجھ آئی،

"تو اصباح پھر اپنے اس انکار کو اقرار میں بدل دو" وہ بولتے ہوئے مسلسل اصباح کے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ رہی تھی۔

"حفصہ آپی کے جانے کے بعد آج وہ پہلی بار دل سے مسکرائی ہیں، جس کی وجہ تم بخوبی جانتی ہو" اصباح خاموشی سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

"تو کیا تم امی کے لیے اتنا نہیں کر سکتی کہ اپنے دل میں پیدا ہوتے ان تمام ڈر اور وسوسوں کو دور پھینک دو" اصباح نے نظریں اٹھاتے اسکی جانب دیکھا۔

"خوشیاں تمہارے در پر دستک دے رہی ہیں اصباح انہیں یوں مت ٹھکراؤ" اصباح اپنے آنسو صاف کرتی بولی،

"مگر آبرو۔۔"

"اگر مگر سب چھوڑو اصباح صرف ایک بار امی کے بارے میں سوچو اور ویسے بھی تم دیکھنا یہ فیصلہ تمہارے لیے کتنا اچھا ثابت ہوگا، آفاق بھائی جیسا با اخلاق اور حفاظت کرنے والا ہمسفر مل جانا کسی نعمت سے کم تو نہیں" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میں ان کو زیادہ تو نہیں جانتی مگر اتنا ضرور جانتی ہوں کہ وہ تمہارے لیے ایک اچھے ہمسفر ثابت ہوں گے" آبرو مسکرائی جبکہ اصباح کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم صرف ایک بار ان تمام وسوسوں کو اپنے دل سے نکالتے اس بارے میں سوچنا اور اپنا فیصلہ کرنا" آبرو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اصباح کو مخاطب کیا،

"سوچنا ضرور اصباح" وہ یہ کہتی چلی گئی جبکہ اصباح کے دل اور دماغ میں ایک جنگ چل رہی تھی۔

"اموجان، اموجان" نور سبرینہ کو پکارتی، سیڑھیاں اترتی نیچے آئی،

"اموجان کہاں ہیں آپ؟" وہ لاؤنج میں کھڑی انہیں پکار رہی تھی کہ سبرینہ اپنے کمرے سے نکلتی اس کے پاس آئی،

"میں ادھر ہوں بیٹا" وہ ان کی جانب متوجہ ہوئی،

www.novelsclubb.com

"اموجان پلیز آپ ابھی میرے ساتھ مارکیٹ چلیں" وہ ان کے قریب آتی بولی، جس پر سبرینہ نے فوراً گھڑی کی جانب دیکھا جو اس وقت رات کے 10 بجا رہی تھی۔

"رات کے 10 بج رہے ہیں نور" وہ اس وقت کا اندازہ دلانے لگی،

"جی اموجان مجھے معلوم ہے مگر میرا ابھی جانا بہت ضروری ہے، بھائی اور زاوی بھی گھر پر نہیں ہیں اس لیے آپ کو ہی میرے ساتھ جانا پڑے گا" وہ پریشان لگ رہی تھی۔

"پر بیٹا بتاؤ تو سہی کہ کیا بات ہے" سبرینہ کے سوال پر وہ فوراً بولی،

"اموجان کل کے فنکشن کے لیے میرے ڈریس کے ساتھ کوئی بھی میچنگ جوتے نہیں ہیں" وہ روہانسی ہوئی،

"مگر تم نے تو کہا تھا کہ تمہارے پاس ہیلز موجود ہیں"

www.novelsclubb.com

"جی اموجان مگر وہ پہلے ہی ٹوٹ گئی تھیں اور مجھے یاد ہی نہیں رہا" نور منمنائی،

"نور بیٹا کتنی بری بات ہے تمہیں عین وقت پر اپنی چیزیں یاد آرہی ہیں" سبرینہ کی بات پر وہ دوبارہ بولی،

"سوری اموجان مگر اب میں کیا کروں؟" اس سے پہلے کہ سبرینہ کچھ بولتی، تاشفین لاؤنج میں داخل ہوا، وہ 36 گھنٹے کی شفٹ کے بعد ابھی واپس آیا تھا، چہرے سے تھکان واضح تھی۔ وہ ان دونوں کو سلام کرتے ان کے قریب آیا کہ ان کے چہرے پر چھائے تاثرات دیکھتے بولا،

"کیا ہوا اموجان، سب خیر ہے نہ؟"

"ہاں بیٹا سب خیر ہے، بس نور کو ابھی مارکیٹ جانا ہے" وہ نور کی جانب دیکھتی بولی، جس پر تاشفین نے سوالیہ نگاہوں سے نور کو دیکھا،

www.novelsclubb.com

"بھائی مجھے کل یونیورسٹی کے ایک فنکشن پر جانا ہے اور میرے پاس کوئی بھی جوتا نہیں ہے" وہ معصوم چہرہ لیے، آنکھوں میں آنسو سموئے بولی،

"تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے نور، میں تمہیں لے جاتا ہوں مارکیٹ" اسکی بات پر نور کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدلے، ساری پریشانی ایک دم دور ہوئی،

"پر تاشفین تم بھی تو ابھی آئے ہو بیٹا" سبرینہ متفکر ہوئیں،

"کوئی بات نہیں اموجان، میں اور نور بس ابھی گئے اور ابھی آئے" اس نے نور کو آنکھوں ہی آنکھوں میں جانے کا اشارہ کیا،

"تھینک یو بھائی، میں بس ابھی آئی" وہ اسکا اشارہ سمجھتے اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی جبکہ سبرینہ تاشفین کو مخاطب کرتے بولی،

"پر بیٹا تم کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہو، تم آرام کرو میں نور کے ساتھ۔۔"

"کوئی بات نہیں امو جان، میں نہیں چاہتا کہ میرے ہوتے ہوئے بھی آپ کو تکلیف اٹھانی پڑے، آپ پریشان مت ہوں میں واپس آکر آرام کرلوں گا" وہ انکے قریب آتا انہیں اپنے ساتھ لگاتا بولا، وہ ایسا ہی تھا اپنی ذات پر اپنے گھر والوں کو ترجیح دینے والا!

وہ مسلسل ادھر سے اُدھر چکر لگاتیں شہریار کو فون ملا رہی تھیں، جس کا نمبر مسلسل بند آرہا تھا، پریشانی کے عالم میں وہ کبھی گھڑی کی جانب دیکھتیں جو اس وقت رات کے دو بجا رہی تھی تو کبھی داخلی دروازے کی جانب دیکھتیں کہ شاہزین جو کسی کام سے اپنی کمرے سے نکلا تھا انہیں یوں دیکھتا ان کے قریب آیا،

"کیا ہوا اماں آپ کیوں پینڈولم کی طرح یہاں سے وہاں گھوم رہی ہیں" وہ ہنستا ہوا بولا،

"یہ مذاق کا وقت نہیں ہے شاہزین، میں بہت پریشان ہوں" وہ خفگی سے بولیں،

"او کے مام، پر بتائیں تو سہی کہ کیا ہوا ہے؟"

"شہریار ابھی تک گھر نہیں آیا شاہزین اور اس کا فون بھی مسلسل بند آرہا ہے" وہ متفکر تھیں۔

"بس اتنی سی بات پر آپ پریشان ہیں مام!" اسنے بات گویا ہوا میں اڑائی،

"آپ پریشان مت ہوں وہ اجائے گا" وہ بے فکری سے بولا،

"میں پریشان کیسے نہ ہوں شاہزین، وہ میرا بیٹا ہے! میرا دل بہت گھبرا رہا ہے" اس سے پہلے کہ شاہزین انکی بات کا جواب دیتا گاڑی کے ہارن کی آواز نے انکی توجہ اپنی جانب مبذول کی،

"لیں آگیا آپ کا بیٹا مام" شاہزین انکے چہرے کی جانب دیکھتا بولا، کچھ دیر بعد شہریار لاؤنج میں داخل ہوا، اسکی چال اور لڑکھڑاتے قدموں پر وہ دونوں حیران

www.novelsclubb.com

تھے جبکہ فائقہ کی آنکھیں تو شاک کے مارے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔اس کے لڑکھڑاتے قدموں سے واضح تھا کہ وہ اس وقت نشے میں تھا۔

"ہائے مام، ہائے برو" وہ ان دونوں کے قریب آیا،اس کی آواز فائقہ لاشاری کی سوچ کو مزید پختہ کر گئی۔

"یہاں میرا انتظار ہو رہا تھا کیا؟" وہ ان کے قریب آتا بولا،

"شہری تم۔۔۔ تم ڈرنک۔۔۔۔" وہ واقعی گہرے شاک میں تھیں۔ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے شہریار لڑکھڑایا،شاہزین نے آگے بڑھتے اسے سنبھالا،

"زیادہ نہیں بس تھوڑی سی مام" وہ نشے کی حالت میں سب سچ بول رہا تھا۔

"مگر شہریار تم۔۔۔۔ تم اپنی حالت دیکھو میں۔۔۔۔۔" شہریار دوبارہ لڑکھڑایا،

"چھوڑیں ان سب باتوں کو مام،اسے ریسٹ کرنے دیں" شاہزین شہریار کو سنبھالتے بولا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم اس معاملے میں مت بولو شاہزین، یہ میرا اور میرے بیٹے کا معاملہ ہے" انہیں شاہزین کی مداخلت پسند نہ آئی،

"بٹ مام تھوڑا سا ڈرنک کر لینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ دوبارہ بولا،

"فرق پڑتا ہے شاہزین، شہریار میرا بیٹا ہے، میں اس کا اچھا، برا سب جانتی ہوں" شاہزین فوراً بولا،

"تو مام کیا میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں؟ آپ نے مجھے تو کبھی اس بات پر نہیں روکا" فائقہ کا چہرہ فق ہوا،

"ایسی بات نہیں ہے شاہزین! شہریار ابھی چھوٹا ہے، تم۔۔۔"

"آپکو کیا ہو گیا ہے مام؟ آپ 23 سالہ لڑکے کو چھوٹا کہہ رہی ہیں" وہ طنزاً ہنسا کہ ان کی سماعت سے قدموں کی آواز ٹکرائی، وہ پلٹے جہاں فیاض لاشاری سیڑھیاں اترتے نیچے آچکے تھے۔

"تو آ گئے صاحبزادے گھر!" وہ شاہزین کے ساتھ کھڑے شہریار کو دیکھتے بولے جبکہ فائقہ لاشاری جلد از جلد شہریار کو ان کی نظروں سے دور کرنا چاہتی تھیں۔

"جاؤ شہریار، تم بہت تھک گئے ہو، جاؤ بیٹا آرام کرو" وہ شہریار کو مخاطب کرتے بولیں،

"گڈ نائٹ مام" وہ جانے کے لیے پلٹا کہ فیاض لاشاری اس کے لڑکھڑاتے قدموں کو دیکھتے فورا بولے،

"رکو شہریار" اور یہیں فائقہ لاشاری کا سانس خشک ہوا جبکہ شاہزین بے نیازی سے کھڑا ان کو دیکھ رہا تھا۔فیاض لاشاری کی آواز پر شہریار کے بڑھتے قدم فورا رکے،

"کہاں سے آ رہے ہو تم؟"

"دوستوں کے ساتھ تھا ڈیڈ" نشہ اسکے سر پر چڑھ رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دوستوں کے ساتھ کہاں تھے؟"

"کلب میں تھا ڈیڈ!" اسکے جواب پر فیاض لاشاری کے غصے میں اضافہ ہوا،

"دیکھا فائقہ تم نے اپنی ڈھیل کا نتیجہ، آج تمہاری اولاد آدھی رات کو نشے کی حالت میں گھر آرہی ہے" وہ چلائے،

"اِسی دن کے ڈر سے میں تمہیں روکتا تھا کہ انہیں اتنی ڈھیل مت دو مگر تم نے کبھی میری کسی بھی بات کو اہمیت نہیں دی" انکی بات پر فائقہ بیگم بھی غصے میں آگئیں،

"اس میں صرف میرا ہی نہیں آپ کا بھی قصور ہے فیاض آپ۔۔۔"

"دیکھا برو، پھر سے یہ دونوں اپنی لڑائیوں میں مصروف ہو گئے ہیں، اسی لیے میرا گھر آنے کو دل نہیں چاہتا، ہر وقت لڑائی، لڑائی، لڑائی! وہ یہ کہتا، قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی جانب چل پڑا جبکہ شاہزین نے اسے سہارا دیتے اسکے کمرے تک

پہنچایا۔لاؤنج میں کھڑے فیاض اور فائقہ لاشاری کا دماغ تو شہریار کے الفاظ پر اٹکا تھا!

ہلکی ہلکی ہوا ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی جبکہ سورج کے ڈھلنے کا وقت زیادہ دور نہ تھا۔ہر طرف گہما گہمی کا سماں تھا، طرح طرح کے کھانوں کی دل فریب خوشبو مزہ دو بالا کر رہی تھی۔دیوار کے قریب رکھے اس ٹیبل کی ایک جانب آبرو جبکہ دوسری جانب اشعر بیٹھا تھا۔ان کے نکاح کو پانچ سال کا عرصہ ہونے والا تھا مگر آج پہلی بار وہ دونوں اس طرح کہیں باہر ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔

آبرو اپنے عدالت میں اپنے کام میں مصروف تھی کہ اسے اشعر کی کال موصول ہوئی، وہ اس سے کہیں باہر ملنے کا خواہش مند تھا۔وہ اسے عدالت سے پک کرتے یہاں لایا تھا۔

آبرو نے ایک نظر سامنے بیٹھے اشعر پر ڈالی، وہ اس وقت سیاہ پینٹ کے ساتھ سفید شرٹ میں ملبوس تھا۔ شرٹ پر لگائی گئی ٹائی کو بار بار درست کرتا وہ اس وقت کچھ متذبذب لگ رہا تھا۔ اشعر نے پاس پڑا موبائل اٹھاتے ایک نظر آبرو پر ڈالی، جو اس وقت سفید شلوار قمیض کے ساتھ سیاہ دوپٹہ اوڑھے بیٹھی تھی۔ آبرو اشعر کے یوں اچانک بلانے کی وجہ جاننے کی خواہشمند تھی۔ اشعر ویٹر کو آرڈر دیتا آبرو کی جانب متوجہ ہوا،

"مجھے آج تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے آبرو" آبرو جو پہلے ہی اسکی جانب متوجہ تھی، اسکی بات پر اثبات میں سر ہلاتے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ ابو بہت جلد چچی سے ہماری رخصتی کی بات کرنے والے ہیں" آبرو کا چہرہ بے تاثر ہوا، آنکھوں میں بے چینی نظر آنے لگی مگر وہ اپنے تاثرات پر قابو رکھنا جانتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو آبرو میں یہ چاہتا ہوں کہ تم شادی کے بعد یہ نوکری چھوڑ دو" آبرو نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا اور فوراً بولی،

"مگر اشعر میں یہ نوکری۔۔۔۔"

"شادی کے بعد تمہاری ہر ذمہ داری میری ہو گی آبرو، تمہاری ہر ضرورت پوری کرنا میرا فرض ہے" اشعر اسکی بات کاٹتا بولا،

"میں یہ نوکری صرف اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے نہیں کر رہی اشعر یہ نوکری میرا شوق ہے" آبرو کا لہجہ سخت تھا۔

"تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو آبرو، شادی کے بعد تمہاری ذمہ داریاں تبدیل ہو جائیں گی اور ویسے بھی اس نوکری سے تمہاری جان کو خطرہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ تم یہ نوکری چھوڑ دو" اشعر نے گویا بات ختم کی۔

"اشعر یہ سب آپ تایا جان کے کہنے پر کہہ رہے ہیں نہ"

"ایسی بات نہیں ہے آبرو، میں خود بھی نہیں چاہتا کہ میری بیوی چند پیسوں کے لیے خوار ہوتی پھرے اور کوٹ کچہری میں تو ویسے بھی ہر جرائم پیشہ انسان آتا ہے" اسکی بات پر آبرو فورا بولی،

"کیا آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں ہے؟" آبرو کی بات پر وہ فوراً بولا،

"ایسی بات نہیں ہے آبرو، مجھے تمہاری فکر ہے، ابھی کچھ عرصہ پہلے تمہارے ساتھ ہوئے اس واقعے سے میں بہت ڈر گیا ہوں، میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی بھی مشکل کا سامنا ہو" وہ رکا،

"اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کیوں نہ ان مشکلات کی جڑ اس نوکری کو ہی ختم کر دیا جائے" آبرو کو اسکے الفاظ نے تکلیف پہنچائی تھی۔

"مگر اشعر میں یہ نوکری نہیں چھوڑنا چاہتی، آپ۔۔۔"

"ضد مت کرو آبرو، بات کو سمجھنے کی کوشش کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے" آبرو نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولنا چاہے کہ ویٹر انکا آڈر لیے انکے قریب آیا، اور آڈر سرو کرنے لگا۔ انہیں چند لمحوں میں آبرو بھی ایک فیصلہ کر چکی تھی۔

رابعہ بیگم نے چائے کا کپ اٹھاتے سامنے دیکھا، جہاں جلال تایا اور صائمہ تائی بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ وہ صالحہ بیگم سے اصباح کی رضامندی ملنے کے بعد آج جلال تایا کے گھر آئی تھیں۔

"آفاق کی جاب کیسی جا رہی ہے؟" جلال تایا نے چائے کا کپ واپس ٹیبل پر رکھتے رابعہ بیگم کو مخاطب کیا،

"اچھی جا رہی ہے بھائی جان، الحمدللہ" رابعہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آج کل کہاں ہوتا ہے؟" صائمہ تائی بے تاثر چہرہ لیے ان دونوں کی گفتگو سن رہی تھیں۔

"ایک کورس کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہوا ہے، جلد ہی واپس لوٹنے والا ہے" جلال تایا نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا،

"مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے بھائی جان" رابعہ بیگم اپنے آج یہاں آنے کا مقصد بیان کرنے لگیں، وہ دونوں میاں بیوی انہیں کی جانب متوجہ تھے۔

"میں نے اپنے آفاق کا رشتہ اصباح کے ساتھ طے کر دیا ہے" ان دونوں کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے،

"صالحہ سے میں بات کر چکی ہوں آج بس آپ کو اس بارے اطلاع دینے آئی تھی" وہ انکی جانب دیکھتے کہہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آفاق کی واپسی پر ہم سادگی سے منگنی کی رسم کرنے والے ہیں" وہ خاموش ہو گئیں۔

"مبارک ہو رابعہ، بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے" جلال تایا بولے جبکہ صائمہ تائی خاموشی سے چائے پینے میں مصروف تھیں۔

"ہم بھی جلد اشعر اور آبرو کی رخصتی کی تاریخ طے کرنے والے ہیں" صائمہ تائی کو چائے ایک دم شدید کڑوی محسوس ہونے لگی۔

"تم بھی منگنی کی رسم سے فارغ ہو جاؤ پھر ایک ساتھ ہی بچوں کے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے" انکی بات پر رابعہ بیگم مسکرائیں،

"جی بہتر بھائی جان" یہ کہتے انہوں نے ایک نظر صائمہ تائی کی جانب دیکھا جن کے چہرے پر چھائے تاثرات انکی دلی کیفیات بخوبی بیان کر رہے تھے۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا نیچے آیا، چہرے پر غصے کے واضح تاثرات تھے۔اس کی نظریں کسی کی متلاشی تھیں کہ اسے سامنے ہی صائمہ تائی نظر آئیں جنہیں وہ کافی دیر سے ڈھونڈ رہا تھا۔

"امی" وہ چلایا جبکہ صائمہ تائی جو ملازمہ سے بات کرنے میں مصروف تھیں اس کے چلانے پر اسکی جانب متوجہ ہوئیں اور اسکا غصے سے لال پڑتا چہرہ دیکھتے اسکے قریب آئیں،

"یہ میں کیا سن رہا ہوں امی؟ عماد کے اس سوال پر صائمہ تائی کو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے۔

"تمہیں کس نے بتایا؟" وہ بات کو ادھر ادھر گھمائے بغیر اس سے پوچھنے لگیں،

"مجھے جس نے بھی بتایا ہو امی آپ صرف یہ بتائیں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ دھاڑا،

www.novelsclubb.com

"ایسا بھی کچھ نہیں ہو گیا عماد جو تم یوں چلا رہے ہو" وہ بھی غصے سے بولیں،

"آپ نے پھپھو کو کچھ کہا کیوں نہیں؟"

"میں کیا کہتی رابعہ کو؟ اور ویسے بھی سارے معاملات طے ہو چکے ہیں" ان کی بات پر وہ تلملایا،

"ابھی کچھ بھی نہیں ہوا امی، مجھے بتایا ہے وشمہ نے کہ ابھی صرف بات شروع ہوئی ہے" صائمہ تائی نے فوراً کچھ دور کھڑی وشمہ کو گھورا جو انکا شور سنتے باہر آئی تھی۔

"تم اس معاملے سے دور رہو عماد یہی تمہارے لیے بہتر ہے" وہ اسے سمجھانے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"امی جب میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں اصباح سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو آپ نے انہیں روکا کیوں نہیں؟" وہ دوبارہ چلایا،

"آہستہ بولو عماد اگر تمہارے ابو نے تمہاری یہ بکواس سن لی تو اچھا نہیں ہو گا"

"سنتے ہیں تو سن لیں امی" وہ بلند آواز سے کہتا کچھ قدم پیچھے ہوا،

"یہ آپ نے اچھا نہیں کیا امی"

"مجھے جو بہتر لگا میں نے وہی کیا اور ویسے بھی میں تو اس سارے معاملے سے بہت خوش ہوں" صائمہ تائی دل کی بات زبان پر لے آئیں،

"میں تو ایک کو بھی اس گھر میں لانے کے حق میں نہیں ہوں اور تم چلے تھے دوسری کو لانے" انکی بات پر عماد دوبارہ بولا،

"مجھے آپ سے یہ امید ہر گز نہیں تھی امی مگر اب آپ دیکھیے گا کہ میں کیا کرتا ہوں" وہ غصے سے بولا،

"میں یہ رشتہ ہر گز نہیں ہونے دوں گا" وہ خطرناک لہجے میں بولا،

"تم ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گے عماد" انکی بات پر وہ نفی میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا جبکہ صائمہ تائی اسے جاتا ہوا دیکھتی رہیں کہ اچانک پیچھے پلٹنے پر انہیں جلال تایا

www.novelsclubb.com

کھڑے دکھائی دیے جن کے چہرے پر چھائے سنجیدہ تاثرات انہیں یہ سمجھانے کے لیے کافی تھے کہ وہ عماد اور ان کے درمیان ہونے والی ساری باتیں سن چکے تھے۔

وہ بار بار پلکیں جھپکتے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ رہی تھیں۔وہ اس وقت بہت کنفیوز اور نروس لگ رہی تھی۔وہ بیڈ پر بیٹھے بار بار داخلی دروازے کی جانب دیکھتی جبکہ باہر سے آتا شور اس کی دھڑکنوں کو بڑھا گیا تھا یقیناً مہمان آ چکے تھے۔اصباح نے اس دن آبرو کی گئی باتوں کے بارے میں سوچتے، اگلے دن ہی اپنی رضامندی صالحہ بیگم کو دے دی تھی، اس کے لیے ان کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔اس نے گہری سانس لیتے دائیں جانب دیکھا کہ نگاہ ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پر پڑی، پاؤں تک آتی پیچ کلر کی فراک پہنے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ، کھلے بال، کانوں میں پہنے خوبصورت جھمکے اسے

مزید حسین بنا رہے تھے۔ ہمرنگ دوپٹہ سر پر اوڑھے، وہ بار بار اسے سیٹ کر رہی تھی۔اسی لمحے کمرے میں مہمل اور رتبہ داخل ہوئیں۔رتبہ نے آج ہلکے سبز رنگ کا لباس پہنا تھا جبکہ مہمل اس وقت گہرے نیلے رنگ کی فراک میں ملبوس تھی۔

"ماشاءاللہ، اصباح تم آج بہت پیاری لگ رہی ہو" وہ اس کے قریب آتی بولی،

"آفاق بھائی تو آج گئے کام سے" وہ اسے چھیڑنے لگی، اسکی بات پر رتبہ بھی مسکرائی جبکہ اصباح نے اپنا سر مزید جھکا لیا۔اس سے پہلے کہ مہمل کچھ اور کہتی رابعہ بیگم کی آواز پر وہ ان کی بات سننے باہر چلی گئی۔

"تم رو رہی ہو اصباح؟" رتبہ اسکی آنکھوں میں جھلملاتے آنسو دیکھتے بولی،

"نہیں میں تو نہیں رو رہی" وہ بمشکل مسکراتے اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرنے لگی،

"اصباح آج اتنی خوشی کا موقع ہے اور تم۔۔۔۔" وہ رکی،

"تم پلیز آج اپنے ان آنسوؤں پر قابو رکھنا" اصباح نے اس کی بات سمجھتے اثبات میں سر ہلایا۔

لاؤنج میں اس وقت خوب گہما گہمی تھی، رابعہ بیگم آفاق کے ہمراہ بڑے صوفے پر بیٹھی تھیں۔ان کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا جبکہ آفاق اس وقت سفید شلوار قمیض کے ساتھ سفید واسکٹ پہنے آج بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔سامنے پڑے دوسرے بڑے صوفے پر اس وقت اشعر اور جلال تایا موجود تھے۔اس دن جلال تایا کی صائمہ تائی سے خوب بحث ہوئی تھی، وہ عماد کو بھی اچھی طرح وارن کر چکے تھے۔اسی غصے میں صائمہ تائی آج یہاں موجود نہ تھیں۔صالحہ بیگم اور آبرو اس وقت رسم کی تیاری میں مصروف تھے۔آبرو نے آج اپنے لیے سرخ رنگ کا لباس منتخب کیا تھا، جو اس پر خوب جچ رہا تھا۔مہمل رابعہ بیگم کی بات سننے کے لیے باہر آئی کہ صالحہ بیگم کے اشارے پر آبرو اور رتبہ اصباح کو لیے باہر آئیں۔وہ ان دونوں

www.novelsclubb.com

کے درمیان قدم اٹھاتی لاؤنج میں داخل ہوئی کہ آفاق کی نظر اس پر پڑی، وہ جھکی ہوئی نظروں کے ساتھ قدم قدم اٹھاتی اسی جانب آ رہی تھی۔ آج اسے دیکھتے آفاق کے دل کی دھڑکن بے ربط ہونے لگی، وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا کہ مہمل اس کے قریب آئی اور جھکتے ہوئے اسکے کان کے قریب بولی،

"بس کر دیں بھائی، نظر لگائیں گے کیا!" مہمل کی آواز پر آفاق نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلا، اصباح کو اسکے برابر میں بٹھایا گیا جبکہ صالحہ بیگم نے آبرو کو اشعر کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ کیا، جس پر وہ خاموشی سے اس کے ساتھ جا بیٹھی۔

"صالحہ اجازت ہے؟" رابعہ بیگم نے ان کی جانب دیکھتے پوچھا جس پر صالحہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ رابعہ بیگم نے انگوٹھی نکالتے آفاق کو تھمائی جبکہ رتبہ نے اصباح کو اپنا ہاتھ آگے بڑھانے کا اشارہ کیا، جس پر اصباح نے اپنا ہاتھ آفاق کی جانب بڑھایا، اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے، اس کے ہاتھ کی لرزش سب سے پہلے آفاق کو محسوس ہوئی اس سے پہلے کہ کوئی اور اس کی یہ حالت نوٹ کرتا آفاق

www.novelsclubb.com

نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھاما اور اس انگوٹھی کو اسکے ہاتھ کی زینت بنا دیا۔اصباح کی نظریں بے اختیار اٹھیں،دونوں کی نظریں ملیں جس پر اصباح فورا نظریں جھکا گئی جبکہ آفاق مدھم مسکرایا۔صالحہ بیگم نے آگے بڑھتے انگوٹھی اصباح کو تھمائی،اصباح نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ آفاق اپنا ہاتھ عین اس کے ہاتھ کے برابر لے آیا،اس کی ہر حرکت آج اصباح کو حیران وپریشان کر رہی تھی۔وہ اسکے لیے آسانیاں پیدا کر رہا تھا۔اصباح نے تیزی سے انگوٹھی آفاق کے ہاتھ میں پہناتے اپنا ہاتھ واپس اپنے پہلو میں گرالیا۔

"بہت مبارک ہو صالحہ "رابعہ بیگم اٹھ کر صالحہ بیگم سے گلے ملیں،سب ایک دوسرے کو مبارک دیتے ٹیبل پر پڑی مٹھائی سے ایک دوسرے کا منہ میٹھا کروانے لگے۔کچھ دیر بعد اب وہ سب وہیں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔اصباح کا دل آفاق کے ساتھ بیٹھنے کے سبب تیز تیز دھڑک رہا تھا۔وہ وہاں بیٹھی ایک عجیب سی کیفیت کا شکار تھی جس سے وہ خود بھی انجان تھی جبکہ آفاق اصباح کو اپنے نام کی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انگوٹھی پہنانے کے بعد بہت مطمئن تھا۔یہ رشتہ اس نے صرف رابعہ بیگم کی خوشی کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ اب یہ رشتہ اس کے دل سے تعلق رکھتا تھا۔ایک دم کچھ یاد آنے پر آبرو اپنی جو جگہ چھوڑتے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئی جبکہ اشعر جو کافی دیر سے آبرو سے اکیلے میں بات کرنے کا موقع تلاش کر رہا تھا فوراقدم اٹھاتا اسکے پیچھے چلا گیا۔

اس نے بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا، جس پر ایک نمبر سے تین مسڈ کالز آئی تھیں پر اس سے پہلے کہ وہ فون ملاتی اس کی نگاہ اشعر پر پڑی جو اسکے کمرے کی جانب ہی آرہا تھا۔وہ موبائل ٹیبل پر رکھتے اس کی جانب متوجہ ہوئی، دونوں کی نظریں ملیں، اشعر مسکرایا اور قدم اٹھاتا کمرے میں داخل ہوا۔

"کیسی ہو؟" وہ کمرے کی دہلیز عبور کرتا اندر آیا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"آبرو نے مصروف انداز میں دوپٹہ درست کرتے جواب دیا۔ ریسٹورنٹ میں ہوئی اس ملاقات کے بعد وہ آج مل رہے تھے۔

"میں بھی ٹھیک ہوں"ان کے درمیان ایک دم خاموشی چھا گئی جسے کچھ لمحے بعد اشعر کی آواز نے توڑا۔

"لال رنگ کافی جچ رہا ہے تم پر"آبرو نے فوراً اس کی جانب دیکھا، دونوں کی نظریں ملتے اشعر دوبارہ بولا،

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو آج"وہ اس کی تعریف کر رہا تھا۔ آبرو نے زبان کا استعمال کیے بغیر نظروں سے ہی اس کا شکریہ ادا کیا کہ اشعر دوبارہ بولا،

"پھر کیا فیصلہ کیا تم نے اس بارے میں؟"وہ ڈھکے چھپے الفاظ میں دوبارہ وہ موضوع چھیڑ چکا تھا۔

"کس بارے میں؟"وہ جان بوجھ کر انجان بنی،

"اپنی جاب کے بارے میں !"اسکی بات پر آبرو کے چہرے کے تاثرات ایک دم سخت ہوئے اور وہ قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی۔

"میں اپنا فیصلہ آپ کو اس دن ہی بتا چکی ہوں اشعر اور میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہو گا" وہ صحیح کہتی تھی وہ واقعی بہت ضدی تھی۔یہ کہتے وہ وہاں رکی نہیں اور قدم اٹھاتی اس کے پاس سے گزرتے باہر چلی گئی جبکہ اس کی یہ بات اشعر کو غصہ دلا گئی تھی۔

چونکہ آج اتوار کا دن تھا اسلیے وہ سب گھر پر ہی موجود تھے۔

"تم فکر مت کرو، بس ایک بار اسکے سارے ٹیسٹ کروالو، میں شام میں آؤں گا پھر مل کر رپورٹس دیکھ لیں گے"تاشفین فون کاٹتا لاؤنج کی جانب آیا کہ اسے سامنے ہی سبرینہ اور زاویار بیٹھے دکھائی دیے، وہ قدم اٹھاتا ان کے قریب چلا آیا،

"تم ایک بار دوبارہ سوچ کر مجھے اپنا فیصلہ بتا دینا" سبرینہ زاویار کو مخاطب کرتی بول رہی تھیں، تاشفین ان کے قریب آبیٹھا،

"کیا باتیں چل رہی ہیں دونوں ماں بیٹے کے درمیان" وہ مسکراتا ہوا بولا،

"کچھ نہیں بس اموجان آج کل میرے لیے لڑکی ڈھونڈ رہی ہیں مگر میں بھی ان کو بتا چکا ہوں کہ میں شادی کروں گا تو اپنی پسند کی لڑکی سے" وہ مزے سے بولتا ان دونوں کو ہنسنے پر مجبور کر گیا،

"سن لیں اموجان اپنے لاڈلے کے ارادے!" تاشفین سبرینہ کو مخاطب کرتا بولا، جس پر سبرینہ بولی،

"میں تو اس بیچاری کے لیے ابھی سے پریشان ہوں" انکی بات پر تاشفین ہنسنے لگا، جبکہ زاویار فوراً بولا،

www.novelsclubb.com

"امو جان، بیچاری نہیں خوش نصیب کہیں" وہ یونہی باتوں میں مصروف تھے کہ تاشفین بولا،

"نور کہاں ہے، نظر نہیں آرہی؟" جواب زاویار کی جانب سے آیا،

"وہ محترمہ آج صفائی کی دیوی بنی ہوئی ہیں، اپنے کمرے کی صفائی کرتے اسے چمکانے میں مصروف ہیں" زاویار کی اس بات پر اس سے پہلے کہ تاشفین کچھ کہتا انہیں نور کی چیخ سنائی دی، سبرینہ فورا بولیں،

"یا اللہ خیر" وہ تینوں تیزی سے اٹھتے اس کے کمر کی جانب بھاگے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ انہیں پاؤں پکڑے فرش پر بیٹھی نظر آئی، تاشفین تیزی سے اس کی جانب گیا، سبرینہ بھی اسکے ساتھ تھیں،

"لو جی ہو گئی صفائی!" زاویار کی بات پر تاشفین نے تنبیہ کرتی نظروں سے اسے دیکھا، جس پر وہ خاموش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا نور بیٹا؟"

"امو جان میرا پاؤں!" وہ اپنا پاؤں دونوں ہاتھ میں پکڑے بولی،

"چلو بیٹا اٹھنے کی کوشش کرو" سبرینہ اسے اٹھانے لگیں،

"امو جان مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا" وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی، جس پر تاشفین نے نور کو بازوؤں میں اٹھاتے بیڈ پر بٹھایا اور اسکے پاؤں کا جائزہ لینے لگا،

"آہ! بھائی پلیز آرام سے" وہ اس کے پاؤں کو ہلاتے اسکا معائنہ کر رہا تھا۔

"میری بات مانیں تو نور کو خون کی دو بوتلیں لگوا لائیں" زاویار نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

"زاویار باز آجاؤ" سبرینہ کے بولنے پر وہ فورا بولا،

"میں سیریس ہوں امو جان!"

www.novelsclubb.com

"چپ کر جاؤ زاوی" نور غصے سے بولی، جس پر زاویار انگلی منہ پر رکھتے خاموش ہو گیا۔

"بہت درد ہو رہا ہے بھائی!" وہ روہانسی ہوئی،

"پریشان مت ہو نور، ہلکی سی موچ آئی ہے، ٹھیک ہو جائے گی" تاشفین کے بات پر نور دوبارہ اپنا پاؤں پکڑ کر بیٹھ گئی،

"ویسے تم کر کیا رہی تھی؟" تاشفین کے سوال پر نور فوراً بولی،

"میں سٹول پر چڑھ کر الماری کے اوپر پڑی مٹی صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ میرا پاؤں پھسل گیا" وہ منمنائی،

"میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ نور کہ میں خالدہ سے کہہ دیتی ہوں صفائی کا مگر تم نے میری بات نہیں مانی" سبرینہ کی بات پر نور خاموش رہی،

"بھائی نور کا پاؤں بچ جائے گا نہ یا ہماری نور لنگڑی۔۔۔" وہ ادھوری بات چھوڑتا، باہر بھاگ گیا کہ اس کی سماعت سے نور کے چیخنے کی آواز آئی،

"زاوی کے بچے، تمہارے منہ میں خاک!" وہ ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ تاشفین بھی اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"امو جان آپ سمجھائیں نہ زاوی کو!"

"وہ مذاق کر رہا تھا بیٹا" سبرینہ اسکے قریب آتے بولی،

"بہت درد ہو رہا ہے امو جان" آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے وہ سبرینہ کو مخاطب کرتی بولی، جس پر سبرینہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"رکو میں تمہارے لیے پین کلر لاتا ہوں" تاشفین یہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا،

"مجھے دوائی نہیں کھانی بھائی" وہ فوراً بولی،

www.novelsclubb.com

"دوائی تو کھانی پڑے گی نور، ورنہ آرام کیسے آئے گا؟" سبرینہ کی بات پر نور خاموش ہو گئی جبکہ تاشفین مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

وہ دونوں اس وقت ساتھ بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں۔ سبرینہ آج صالحہ بیگم سے کافی دنوں بعد ملنے آئی تھیں۔

"بہت مبارک ہو تمہیں صالحہ، اللہ ہماری اصباح کے نصیب اچھے کرے" صالحہ بیگم نے انہیں اصباح کی بات طے ہونے کی خبر دی۔

"آمین" وہ مسکراتے ہوئے بولیں،

"بس کچھ ماہ بعد میں اپنی دونوں بچیوں کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں گی" انکی مسکراہٹ میں ایک دم اداسی در آئی،

www.novelsclubb.com

"تمہیں معلوم ہے سبرینہ، میری حفصہ کی شادی پر ان کے ابو بھی موجود تھے، ہمارا گھر مکمل تھا ہم سب بہت خوش تھے مگر اب دیکھو۔۔۔۔۔"آنسوان کے حلق میں پھنسنے لگے۔

"نہ حفصہ ہے نہ اس کے ابو۔۔۔۔"وہ رندھی ہوئی آواز میں بولیں، آنسوان کی آنکھوں سے نکلتے ان کے رخسار پر بہنے لگے۔

"سنبھالو خود کو صالحہ، خدا کی مرضی کے آگے انسان کچھ نہیں کر سکتا"انکا اپنا دل بھی آج بہت بوجھل اور غمگیں تھا۔

"اپنوں کو انسان کبھی بھلا تو نہیں سکتا مگر زمانے کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے ہمیں ایسا کرنا پڑتا ہے"سبرینہ کو اپنی زندگی کے وہ پل یاد آنے لگے جب اس نے اپنے اپنوں کو کھویا تھا۔آج اس کا دل نجانے کیوں بہت بھاری ہو رہا تھا، رازوں کا بہت وزن ہوتا ہے اور سبرینہ کے دل میں موجود راز بھی بہت بھاری تھے۔

"سبرینہ تم رو کیوں رہی ہو؟" سبرینہ کی آنکھوں میں جھلملاتے آنسو دیکھ کر صالحہ بیگم بولیں،

"کچھ نہیں صالحہ مجھے بھی بس اپنا ماضی یاد آگیا کہ کیسے۔۔۔" آنسو ان کی آنکھوں سے بہنے لگے جبکہ زبان ہر وہ راز عیاں کرنے لگی جسے وہ آج تک زمانے والوں سے چھپاتی آئی تھیں۔ وہ اپنا ہر راز صالحہ بیگم کے گوش گزار کرتی گئیں۔ وہ ان کی دوست تھیں اور دوستوں سے بڑا اہم راز بھلا کون ہو سکتا ہے!

"سبرینہ تم نے مجھے یہ سب۔۔۔۔" صالحہ بیگم ان کی درد بھری داستان سنتے سکتے میں تھیں۔

"مجھ میں اتنی ہمت نہیں تھی صالحہ کہ میں اپنے تاریک ماضی کے ان ابواب کو دوبارہ کھولوں جب میں نے سوائے غلطیوں کے اور کچھ نہیں کیا" وہ اپنے آنسو صاف کرنے لگیں، دل کا بوجھ اب کم ہو گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم نے اپنی زندگی میں بہت اذیتیں سہیں ہیں سبرینہ، تمہاری ہر غلطی کی سزا تمہیں یہ دنیا والے دے چکے ہیں"

"مگر پھر بھی صالحہ میں اپنے ماں باپ کی گنہگار ہوں اور جو لوگ اپنے ماں باپ کو دکھ دیتے ہیں انہیں کبھی چین نصیب نہیں ہوتا" سبرینہ دوبارہ رونے لگیں۔

"سنبھالو خود کو سبرینہ، تم تو بہت بہادر ہو، آج تک کتنے ہی کٹھن حالات کا مقابلہ تم اکیلے کرتی آئی ہو" وہ آگے بڑھتے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پر رکھتے انہیں تسلی دینے لگیں جس پر سبرینہ اپنے آنسو صاف کرتے اداسی سے مسکرائی کہ صالحہ بیگم دوبارہ بولیں،

www.novelsclubb.com

"سبرینہ تمہاری کبھی اس سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی؟" سبرینہ کو معلوم تھا کہ وہ کس کی بات کر رہی ہیں۔

"نہیں صالحہ میرا کبھی اس سے دوبارہ سامنا نہیں ہوا اور میری دعا ہے کہ اس زندگی میں میری دوبارہ اس سے کبھی ملاقات نہ ہو" سبرینہ کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے تھے۔

"تاشفین کو ان سب باتوں کے بارے میں علم ہے؟" صالحہ بیگم کے اس سوال پر سبرینہ اثبات میں سر ہلاتے بولی،

"ہاں صالحہ اسے سب معلوم ہے، وہ بھی اس سے اتنی ہی نفرت کرتا ہے جتنی میں کرتی ہوں" صالحہ بیگم خاموشی سے انکی باتیں سن رہی تھی۔

"بس میں نہیں چاہتی کہ اس شخص کا کبھی مجھ سے اور میرے بیٹے سے سامنا ہو" وہ آنے والے وقت سے مکمل انجان تھیں۔

وہ بیڈ پر بیٹھتی، دونوں ہاتھوں میں موبائل تھامے تیز تیز ٹائپنگ کر رہی تھی، گیلے بال پشت پر بکھرے تھے۔ میسج ٹائپ کرتے اس نے ایک بار پورا میسج پڑھ اور میسج سینڈ کرتے اٹھ کھڑی ہوئی، اس کا رخ اب صالحہ بیگم کے کمرے کی جانب تھا۔ وہ قدم اٹھاتی ان کے کمرے میں داخل ہوئے، وہ سامنے ہی ہاتھ میں تسبیح لیے بیٹھی تھیں۔ وہ بیڈ پر ان سے کچھ فاصلے پر جا بیٹھی،

"امی" اسکے پکارنے پر وہ اسکی جانب متوجہ ہوئیں،

"مجھے آج امل کے گھر جانا ہے" ان کی سوالیہ نظروں پر وہ خود ہی وضاحت دینے لگی،

"آج اسکی برتھڈے ہے امی اور اس نے ہم سب کلاس فیلوز کو بلایا ہے"

"کب جانا ہے؟"

"شام میں" صالحہ بیگم نے فوراً اسکی جانب دیکھا،

"سات بجے" رتبہ بولتے انکی جانب دیکھنے لگی،

"نہیں رتبہ، تم اسے منع کردو، میں رات میں تمہیں اکیلی گھر سے باہر نہیں بھیج سکتی" رتبہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے،

"مگر امی میں اب اتنی چھوٹی تو نہیں ہوں، جو اکیلی کہیں نہیں جا سکتی!"

" مسئلہ اکیلے جانے کا نہیں ہے، رات میں جانے کا ہے رتبہ!"

"مگر امی مجھے جانا ہے" وہ بضد ہوئی،

"سب لوگ جا رہے ہیں، کسی کے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے، بس میرے ہی۔۔۔" وہ غصے سے بولی،

"رتبہ میری بات مانو بیٹا، تم۔۔۔" وہ اسے سمجھانے لگیں کہ رتبہ انکی بات کاٹتی بولی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"امی میں اسے انکار نہیں کر سکتی، میں رات میں پارٹی پر جاؤں گی" وہ یہ کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ صالحہ بیگم متفکر نظروں سے اسے دیکھتی رہیں۔

اپنے کمرے میں آتے وہ غصے سے بیڈ پر بیٹھ گئی کہ ایک دم اسے خیال آیا کہ اسے صالحہ بیگم سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی مگر اگلے ہی لمحے اس نے سوچا کہ وہ بھی تو اسے سمجھ نہیں رہی تھیں کہ وہ اب بڑی ہو چکی ہے، یوں پارٹیز میں جانا کوئی معیوب بات تو نہیں!

وہ بیڈ سے اٹھتی آئینے کے سامنے آئی اور اپنے بال سلجھانے لگی۔

اسے بچپن سے ان فنکشنز اور پارٹیز میں جانا بہت اچھا لگتا تھا۔ وہ ہمیشہ سے ایسی عیش و آرام اور آسائشوں والی زندگی گزارنے کی خواہشمند تھی۔ بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومنا، مہنگے کپڑے پہننا، پارٹیز میں جانا اسے بہت پسند تھا مگر حالات کے سبب وہ ان سب خواہشات کو اپنے دل میں دبائے ہوئے تھی کہ اسکی ملاقات امل سے ہوئی، جس کے بعد اس کی ہر خواہش پوری ہونے لگی۔ ہر وہ چیز جس کی رتبہ کو

خواہش تھی، وہ اسے امل کے ذریعے حاصل ہو جاتی۔ امل کی دوستی رتبہ کے مطابق اس کی زندگی سنوار رہی تھی جبکہ اس دوستی کی حقیقت سے وہ انجان تھی۔

اس دوستی نے اسکی آنکھوں پر ایک ایسی پٹی باندھ دی تھی کہ اسے امل میں کوئی برائی ڈھونڈنے سے بھی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ صحبت کا رنگ اس پر خوب چڑھ رہا تھا، وہ آہستہ آہستہ صحیح اور غلط کی تمیز بھولتی جا رہی تھی۔ اب اس کا اپنے گھر میں دل نہیں لگتا تھا، حفصہ کی وفات سے انکے گھر کا ماحول بہت متاثر ہوا تھا، جس سے وہ فرار حاصل کرنا چاہتی تھی۔

آبرو کی جاب سے پہلے رتبہ اپنی ہر بات اس سے شیئر کرتی تھی مگر اب آبرو اپنی مصروفیات کے باعث اسے وقت نہیں دے پاتی تھی، جس کی وجہ سے اس نے اپنا ہمدرد امل میں تلاش کیا تھا۔ وہ اپنی ہر بات اس سے شیئر کرتی، اس سب میں بہت بڑا ہاتھ امل کے رویے کا بھی تھا جو رتبہ پر یوں ظاہر کرتی جیسے رتبہ سے بڑھ کر اس کا کوئی دوست نہیں! وہ کسی سے بھی امل کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی، آبرو کی روک ٹوک سے اب اسے کوفت ہونے لگی تھی۔ان سب کا اثر رتبہ کی شخصیت پر ہو رہا تھا۔جسے اسکی آس پاس موجود لوگ باآسانی محسوس کر سکتے تھے۔

اس نے سامنے رکھے تمام کاغذات سمیٹتے فائل میں رکھے اور موبائل اٹھاتے ٹائم دیکھا، وہ اس وقت کسی کی منتظر تھی کہ اچانک آہٹ پر اس نے سامنے دروازے کی جانب دیکھا، جہاں ایک بوڑھے شخص کے ساتھ ایک بوڑھی عورت کھڑی تھی۔ان کے چہرے ویران اور سنجیدہ تھے۔آبرو سے نظر ملتے وہ قدم اٹھاتے اس کی جانب آئے اور سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔اسی لمحے ایک شخص کمرے میں داخل ہوا اور آبرو کی جانب بڑھتے، اپنے ہاتھ میں موجود فائل ٹیبل پر رکھتے آبرو کو اشارہ کیا جس پر آبرو نے سر ہلاتے اسے جانے کی اجازت دی۔اب آبرو ان دونوں کی جانب متوجہ تھی،

"کہیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں ؟" وہ ان دونوں کی جانب دیکھتی بولی، جس پر آدمی بولنے لگا،

"ہمیں اپنی بیٹی کے لیے انصاف چاہیے" اس آدمی کے لہجے میں درد تھا۔اس کی بات پر آبرو بولی،

"آپ کی بیٹی کہاں ہے اس وقت" آبرو نے وہ فائل کھولتے اپنے سامنے رکھی کہ اس کی سماعت سے اس شخص کی آواز ٹکرائی،

"اپنی قبر میں" آبرو نے فوراسر اٹھایا،

"وہ اب ہم میں نہیں رہی" آبرو نے ان کی جانب دیکھا،ان دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے،اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر خاموش ہو گئی اور کچھ لمحے بعد دوبارہ بولی،

"آپ مجھے ساری بات تفصیل سے بتایئے تاکہ میں آپ کی مدد کر سکوں" اس کے بولنے پر وہ شخص گہری سانس لیتے بولنے لگا،

"ہماری بیٹی وردہ۔۔۔۔ہماری اکلوتی اولاد تھی، تعلیم مکمل کرتے وہ ایک کمپنی میں ملازمت کرنے لگی تھی، اسے ابھی نوکری کرتے دو ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن۔۔۔۔وہ شدید پریشانی کے عالم میں گھر لوٹی۔۔ہمارے استفسار کرنے پر وہ بات ٹال گئی۔۔۔پر دن گزرتے گئے اور اس کی پریشانی میں اضافہ ہوتا گیا، وہ ہر وقت پریشان رہنے لگی کہ ایک دن ہمارے بہت اصرار کرنے پر وہ سب بتاتی گئی" وہ آدمی خاموش ہو گیا، لمبی سانس لیتے دوبارہ بولنے لگا،

"اسکی کمپنی کا مینجر اسے۔۔۔۔حراساں کرتا تھا" آنسو اس شخص کے چہرے کو تر کر چکے تھے مگر پھر بھی وہ ہمت کرتا بولنے لگا،

"اس نے جب کمپنی کے مالک کو شکایت لگائی تو مالک نے مینیجر کو نوکری سے نکالنے کی دھمکی دی جس پر کچھ دن کے لیے تو وہ باز آ گیا مگر کچھ روز بعد وہ دوبارہ اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حرکتوں پر اتر آیا، میں نے وردہ کو تسلی دی کہ میں خود مالک سے بات کروں گا اگر بات نہ بنی تو تم نوکری چھوڑ دینا مگر کوئی بھی قدم اٹھانے کی نوبت ہی نہ آئی اور "اگلے دن۔۔۔۔۔۔" وہ شخص خاموش ہو گیا، آنسو اسکے حلق میں جمع ہو چکے تھے، انکی خاموشی پر انکی بیگم بولنے لگیں،

"اگلے دن ہماری بچی آفس تو گئی مگر گھر واپس نہیں لوٹی۔۔۔ہم نے ہر جگہ معلوم کیا مگر سب کا یہی کہنا تھا کہ وہ اس دن آفس پہنچی ہی نہیں تھی، ہم نے تھانے میں رپورٹ درج کرائی، وہ رات ہمارے لیے کسی قیامت سے کم نہ تھی پر وہ رات گزر گئی، ہم پر امید تھے کہ اگلا دن روشن ہو گا مگر وہ دن اس رات سے بھی زیادہ تاریک اور قیامت خیز تھا۔۔۔۔۔ہمیں ایک ہسپتال سے کال آئی جب ہم وہاں پہنچے تو ہماری بچی کی حالت۔۔۔۔۔" وہ ہچکیوں سے رونے لگیں،

"اس کی حالت دیکھتے ہمارا کلیجہ پھٹ گیا، اس درندے نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ہماری بچی کے ساتھ۔۔۔۔۔" ان کے الفاظ ختم ہو چکے تھے مگر آبروانکی

www.novelsclubb.com

ساری بات سمجھ چکی تھی۔وہ دونوں میاں بیوی رو رہے تھے،آبروان کا درد سمجھ سکتی تھی،اسے فوراً اپنے ساتھ ہوا وہ واقعہ یاد آیا کہ وہ آدمی دوبارہ بولنے لگا،

"پورے دو ہفتے بعد جب ہماری بچی دماغی طور پر کچھ بہتر ہوئی تو ہم نے رپورٹ درج کروائی،چار لوگوں کو نامزد کیس،جن میں سے دو اس کے آفس کے کولیگ تھے،ہم پر امید تھے کہ ان کو سزا ہو گی کیونکہ ہمارے پاس تمام ثبوت،تمام گواہ تھے مگر ہماری امیدوں کو چکنا چور کر دیا گیا" آبرو تحمل سے انکی بات سن رہی تھی۔

"نامزد ہونے والے تمام لوگ بہت بااثر تھے اور ہمارے ملک کا قانون تو صرف غریبوں کے لیے بنا ہے،ان سب نے مل کر ڈاکٹر کو خریدا،رپورٹ بدلوائی،وکیل خریدا،پولیس والے خریدے اور سارا الزام ہماری بچی کے سر ڈالتے اس پر بدکردار ہونے کا الزام لگا دیا،کیس شروع ہوتے ہی ختم ہو گیا اور کیس کے ساتھ سب ختم ہو گیا" وہ اپنے آنسو صاف کرتے بولے،

"اور میری بچی محلے والوں کی باتیں، معاشرے والوں کی باتیں سنتے سنتے ان سب کا مقابلہ نہ کر پائی اور اس نے خودکشی کرلی" وہ دوبارہ آنسوؤں سے رونے لگے، انکی حالت دیکھتے آبرو کا دل پھٹ رہا تھا۔

"اس نے اپنی جان دے دی، میری وہ بچی جو خود دوسروں کو جینا سکھاتی تھی، کبھی ہمت نہیں ہارتی تھی، خود موت کو گلے لگا گئی" وہ اپنے آنسو دوبارہ صاف کرتے بولے،

"میں اپنی بچی کے ساتھ ہوئی ہر زیادتی کا حساب چاہتا ہوں وکیل صاحبہ، ہم بہت پر امید ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں، خدارا ہمیں ناامید مت کیجئے گا" وہ شخص ہاتھ جوڑے بولنے لگا،

"آپ پلیز ایسے ہاتھ مت جوڑیے، میں اپنی پوری کوشش کروں گی کہ آپ کی بیٹی کو انصاف دلا سکوں اور اس کے مجرم اپنے عبرتناک انجام کو پہنچیں" آبرو انہیں یقین دلاتی بولی،

"ہمیں مایوس مت کیجئے گا وکیل صاحب، میں نے اپنی بیٹی کی میت سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے قاتلوں کو انجام تک ضرور پہنچاؤں گا" ان کی بات پر آبرو نے اثبات میں سر ہلاتے انہیں اپنے ساتھ کا یقین دلایا اور کچھ دیر بعد وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔

آبرو اس فائل کو کھولتے اس میں درج تحاریر پڑھنے لگی، اس فائلز میں اس کیس کی تمام تفصیلات درج تھیں۔ فائل کے آخر میں ان چار نامزد مجرموں کی تصاویر بھی موجود تھیں۔ آبرو نے ان تصاویر کو اٹھایا اور دیکھنے لگی، آنکھوں میں نفرت اور غصہ لیے اس نے پہلی تصویر کو دیکھتے ایک جانب رکھا اور دوسری تصویر دیکھی مگر دوسری تصویر ہٹاتے جب اس کی نگاہ تیسری تصویر پر پڑی تو اسے کمرے کی چھت اپنے سر پر گرتی محسوس ہوئی، اس کی آنکھیں حیرت کے مارے کھلی کی کھلی رہ گئیں، وہ تصویر عماد صدیقی کی تھی! آبرو نے چوتھی تصویر دیکھے بغیر اس آدمی کو

www.novelsclubb.com

بلایا اور تصدیق کی کہ یہ تصاویر انہیں مجرموں کی ہیں؟ جس پر اس کا اثبات میں آتا جواب آبرو کے لیے کسی شاک سے کم نہ تھا۔

آبرو جانتی تھی کہ عماد آوارہ ہے، بدمزاج ہے مگر وہ اتنی گری ہوئی حرکت کر سکتا ہے یہ آبرو نے کبھی سوچا نہ تھا۔ اس نے تصاویر فائل میں رکھتے اپنا موبائل اٹھایا کہ اچانک کسی خیال کے تحت موبائل واپس رکھتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند لیں، اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا، وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا! وہ کیسے کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ آگے سوچ نہ سکی! کیا پتا یہ اس پر الزام ہو؟ یہ خیال آتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے وردہ کے ماں باپ کے چہرے آئے، جس پر اس نے نفی میں سر ہلاتے آنکھیں کھولیں، اس کے جسم میں غصے کی لہر دوڑ گئی تھی اسے ہر ممکن کوشش کرتے وردہ کو انصاف دلانا تھا!

اس کا جسم تھکن سے چور تھا، دوائی نے بھی کوئی اثر نہ کیا تھا کیونکہ یہ تھکان جسمانی نہیں بلکہ ذہنی تھکان تھی۔ اس کے دماغ میں اس وقت اک طوفان برپا تھا، وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آئی تھی اور اب فریش ہونے کے بعد اسکا رخ لاؤنج کی جانب تھا جہاں صالحہ بیگم بیٹھیں سبزی کاٹ رہی تھیں جبکہ کچھ فاصلے پر حرم کتابیں بکھیرے پڑھنے میں مصروف تھی۔ وہ قدم اٹھاتی صالحہ بیگم کے پاس جا بیٹھی کہ ذہن میں اچانک ایک خیال نمودار ہونے پر وہ بولی،

"امی رتبہ کہاں ہے، نظر نہیں آرہی؟"

"وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی ہے" جواب حرم کی جانب سے آیا،

"تیار! خیریت ہے؟ اسے کہیں جانا ہے کیا؟"

"ہاں اسے اپنی دوست کی برتھڈے پارٹی پر جانا ہے" اس کی بات کا جواب اس بار پھر حرم نے دیا۔ آبرو نے فوراً گھڑی کی جانب دیکھا جو اس وقت شام کے سات بجا رہی تھی۔ وہ خاموشی سے اپنی جگہ چھوڑتی اٹھی اور قدم رتبہ کے کمرے کی جانب

www.novelsclubb.com

بڑھائے، وہ ابھی دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ اسکی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی رتبہ پر پڑی۔ سیاہ رنگ کی لانگ فراک کے ساتھ گولڈن دوپٹہ گلے میں ڈالے، وہ کانوں میں گولڈن ٹاپس پہن رہی تھی۔ چہرے پر ڈارک میک اپ کیے وہ خوب تیار ہوئی تھی۔ بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ خوبصورت نظر آرہی۔ اس نے اپنے آپ پر نگاہ ڈالتے، ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی سرخ رنگ کی لپسٹک اٹھاتے، اپنے ہونٹوں پر لگائی اور پلٹی کہ اسکی نظر آبرو پر پڑی، جو اسے یوں اتنا تیار دیکھ کر حیران کھڑی تھی۔

"کہاں جارہی ہو؟" آبرو کا لہجہ سخت تھا، جسے رتبہ نے بھی محسوس کیا تھا۔

"میری دوست کی برتھڈے پارٹی ہے، وہیں جارہی ہوں" رتبہ نے بھی اسے اسے لہجے میں جواب دیا اور بیڈ پر بیٹھتے پاؤں میں گولڈن ہیلز پہننے لگی۔

"تم نے ٹائم دیکھا ہے رتبہ تم اس وقت۔۔۔۔"

"پارٹیز اسی وقت ہوتی ہیں آبرو" وہ اسکی بات کاٹتی روکھے لہجے میں بولی،

"مگر رتبہ تم کیسے جاؤ گی اور۔۔۔"

"تمہیں اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آبرو، میری دوست نے اس کا انتظام کر لیا ہے" وہ بیڈ سے اٹھتے پاس پڑا اپنا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی،

"پھر بھی رتبہ تمہیں ایک بار۔۔۔۔۔۔"

"میں امی سے اجازت لے چکی ہوں آبرو" وہ بار بار اسکی بات کاٹ رہی تھی۔ آبرو اسکی اس بد تمیزی کو نظر انداز کرتی بولی،

"رتبہ تمہیں اندازہ ہے نہ کہ شہر کے حالات کیسے ہیں اور یوں شام کو اکیلے باہر جانا بالکل بھی محفوظ نہیں ہے" اسکی بات پر رتبہ کے چہرے پر ناگواری در آئی،

"میں نے کہا نہ آبرو کہ تم پریشان مت ہو میں گھر کے دروازے سے ہی بیٹھوں گی اور یہیں پر اتروں گی" وہ اسکی جانب دیکھتی بولی اور اپنا پرس اٹھاتے اپنے کندھے پر لٹکایا، وہ اب جانے کے لیے مکمل تیار تھی۔

"پر رتبہ یوں اتنا تیار ہو کر باہر جانا بالکل۔۔۔۔"

"آبرو میں پارٹی پر جا رہی ہوں،اور ویسے بھی اگر تمہیں تیار ہونا پسند نہیں ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے" وہ غصے سے بولی،وہ آبرو کی باتوں سے اکتا رہی تھی۔

"رتبہ!" آبرو سختی سے بولی،

"پلیز آبرو تم اپنی پسند ناپسند مجھ پر مسلط مت کیا کرو" اسکے الفاظ آبرو کو حیران کر رہے تھے۔

"یہ میری زندگی ہے آبرو،مجھے جینے دو اور ویسے بھی میں اتنی بڑی ہوں کہ اپنے اچھے اور برے کے بارے سوچ سکوں" آبرو کا ضبط جواب دے رہا تھا،صحبت کا رنگ رتبہ پر چڑھ چکا تھا،اس سے پہلے کہ آبرو کچھ کہتی رتبہ کا فون بجنے لگا،رتبہ نے موبائل اپنے پرس سے نکالتے کال ریسیو کی،

"ہاں، ہاں میں آرہی ہوں" اس نے کہتے فون واپس بیگ میں رکھا اور ایک نظر آبرو پر ڈالتی باہر چلی گئی۔ اس کے جانے پر آبرو باہر آئی،

"امی آپ نے رتبہ کو اس وقت باہر جانے کی اجازت کیوں دی تھی؟ اس نے صالحہ بیگم سے شکوہ کیا۔

"آبرو اس نے مجھ سے اجازت کب مانگی تھی؟ اس نے صرف مجھے اپنے جانے کی اطلاع دی تھی" انکا چہرہ انکی پریشانی بیان کر رہا تھا۔ آبرو نے انہیں مزید کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا اور قدم اٹھاتے کمرے میں چلی گئی۔ ایک پہلے ہی کیس کی پریشانی تھی اور اب رتبہ کا یہ رویہ، اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ اس نے بیڈ پر لیٹتے ہی آنکھیں موندلیں۔

رات کے اس پہر جب تاریکی ہر سو چھا چکی تھی، سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں موجود تھے، اسی پہر اس وسیع و عریض بنگلے کے لان میں روشنیوں کا سماں

www.novelsclubb.com

تھا۔نوجوان لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔مدھم میوزک فضا کو پرلطف بنا رہا تھا۔طرح طرح کے لباس پہنے، وہ سب ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔آج امل آفندی کی سالگرہ تھی، جس پر اس نے اپنے سب کلاس فیلوز اور دوستوں کو مدعو کیا تھا۔وہ اس وقت گہرے نیلے رنگ کی سلیولیس لانگ میکسی میں ملبوس تھی۔چہرے پر میک اپ سجائے وہ رتبہ کے ساتھ کھڑی باتوں میں مصروف تھی کہ رتبہ نے اسے مخاطب کیا،

"امل کافی رات ہو گئی ہے، مجھے اب گھر کے لیے۔۔۔۔"

"ابھی صرف 10 بجے ہیں رتبہ" امل اس کی بات کاٹتی بولی کہ رتبہ نے اصرار کرتی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا جس پر امل دوبارہ بولی،

"اوکے رتبہ، بس کچھ دیر رک جاؤ مجھے تمہیں کسی سے ملوانا ہے، پھر چلی جانا" اس کی بات پر رتبہ مسکرائی،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرے ساتھ آؤ" امل اسے ساتھ لیے ایک جانب بڑھی، جہاں شہریار کچھ لڑکوں کے ساتھ کھڑا تھا۔انہیں قریب آتا دیکھ کر وہ ان سے معذرت کرتا ان کے پاس آیا،

"ان سے ملو امل یہ شہریار ہے، ہمارا سینیئر اور میرا بہت اچھا دوست" امل ان دونوں کو ایک دوسرے سے متعارف کروا رہی تھی جبکہ شہریار کو دیکھتے رتبہ کے چہرے کا رنگ ایک دم اڑا،

"ہائے" وہ مسکراتے ہوئے بولا جبکہ رتبہ بمشکل مسکرا پائی، کچھ دیر وہ تینوں یونہی کھڑے باتیں کرتے رہے جبکہ رتبہ شہریار کے اس رویے پر حیران تھی۔ کیا وہ بدل گیا تھا؟ ہاں وہ واقعی بدل گیا تھا اور ویسے بھی اس واقعے کو تو اب بہت عرصہ بیت چکا تھا۔

"او کے شہریار، اب ہم چلتے ہیں، رتبہ کو دیر ہو رہی ہے"

"شیور" اس نے اپنا رخ رتبہ کی جانب کیا،

"نائس ٹو میٹ یو" شہریار نے اپنا ہاتھ رتبہ کی جانب بڑھایا، جس پر رتبہ نے اچھنبے سے اسے دیکھا اور پھر امل کی جانب دیکھا جو اسے وہ ہاتھ تھام لینے کا اشارہ کر رہی تھی، جس پر رتبہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور شہریار کے بڑھے ہوئے ہاتھ سے ملایا۔ عین اسی وقت یہ منظر کیمرے کی آنکھ نے بہت خوبصورتی سے قید کر لیا۔

وہ دونوں قدم اٹھاتی واپس آ گئیں،

"تمہیں پانچ منٹ مزید انتظار کرنا پڑے گا رتبہ، مجھے گروپ فوٹو بنوانی ہے" امل کی بات پر رتبہ نے اثبات میں سر ہلایا کہ امل مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ سب کو گروپ فوٹو کے لیے اکٹھا کر چکی تھی۔ اب منظر کچھ یوں تھا کہ اس مجمعے کے درمیان کھڑی امل کی ایک جانب شہریار جبکہ دوسری جانب رتبہ کھڑی تھی۔ اس سے پہلے کے سامنے کا منظر کیمرے کی آنکھ قید کرتی، امل نے اپنی جگہ تبدیل کی اور رتبہ کو شہریار کے پہلو میں لا کھڑا کیا، جس پر رتبہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور گرنے لگی کہ کسی نے اسے سہارا دیتے گرنے سے بچایا، اسے

سنبھالنے والے ہاتھ شہریار کے تھے۔ یہ تمام مناظر کیمرے کی آنکھ میں بخوبی قید ہو گئے تھے۔

گروپ فوٹو کا اصل مقصد پورا ہو چکا تھا اور کچھ دیر بعد رتبہ اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئی کہ امل شہریار کے پاس آئی جو کچھ فاصلے پر کھڑا اسی کا منتظر تھا۔ ان دونوں کے چہرے پر ایک جیسی چمک تھی، کامیابی کی چمک!

"آپ وہ فائل مجھے بھیج دیں پلیز" وہ اپنے آفس میں بیٹھی فون پر کسی سے محو گفتگو تھی۔ سامنے ٹیبل پر فائلز کا ایک ڈھیر لگا تھا۔

"جی، جی بہت شکریہ" اسنے یہ کہتے فون کاٹا اور دوبارہ سامنے پڑی فائل کی جانب متوجہ ہوئی۔ وہ آج وردہ کے کیس کی تفتیش کر رہی تھی۔ اب تک کے تمام ثبوت اسی کے حق میں تھے۔ اچانک موبائل کے نوٹیفکیشن کی آواز پر اس نے موبائل اٹھاتے میسج دیکھا، چہرے پر اطمینان اترا،

اسے ایک فائل موصول ہوئی تھی، جس میں اس کیس کی تمام ابتدائی کاروائی درج تھی۔کچھ دیر بعد وہ فائلز پڑھ چکی تھی جس سے واضح تھا کہ سچا کون ہے!

اسنے گہری سانس لی، حالات سنبھلنے کی بجائے بگڑ رہے تھے۔اس کا اگلا حدف اب وردہ کی میڈیکل رپورٹ حاصل کرنا تھا۔اس نے فائل میں درج ہسپتال کا نام دیکھا کہ نام پڑھتے ہی اسے تاشفین کا خیال آیا،

"ہاں وہ اس سے مدد لے سکتی ہے" اس نے فوراً موبائل اٹھایا کہ اسے یاد آیا کہ اس کے پاس تو تاشفین کا نمبر ہی نہیں ہے۔دماغ نے زاویار سے اس کا نمبر لینے کا مشورہ دیا جبکہ دل نے فوراً ہسپتال جاتے اس سے آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرنے کا حکم دیا اور دل کا فیصلہ دماغ پر غالب آگیا!

وہ کچھ دیر پہلے ہی سرجری سے فارغ ہوتے اپنے کیبن میں آیا تھا کہ دروازے پر ہوتی دستک نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا،

"یس کم ان" وہ سامنے پڑے نوٹ پیڈ پر کچھ لکھ رہا تھا کہ اندر داخل ہونے والے شخص نے اسے مخاطب کیا،

"سر آپ سے کوئی ملنے آیا ہے" تاشفین نے بے اختیار گھڑی کی جانب دیکھا، دوپہر کے دو بج رہے تھے۔

"کون؟" وہ مصروف انداز میں لکھتا ہوا بولا،

"کوئی وکیل صاحبہ ہیں" تاشفین کا چلتا ہاتھ فورا رکا، کان ایک دم کھڑے ہوئے،

"نام پوچھا تم نے؟"

"جی آبرو نام بتایا ہے انہوں نے" تاشفین کے چہرے کے تاثرات فورا بدلے،

"انہیں فورا اندر بھیجو" وہ اپنے آپ پر قابو نہ پا سکا کہ اچانک کچھ یاد آنے پر اسکے چہرے پر موجود تاثرات مدھم پڑ گئے۔ کچھ لمحے بعد وہ اندر داخل ہوئی۔ تاشفین نے نظریں اٹھاتے اسکی جانب دیکھا، دونوں کی نظریں ملیں۔ وہ آج بھی اپنے

مخصوص حلیے میں موجود تھی، ہمیشہ کی طرح سوبر اور خوبصورت! وہ قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی،

"بیٹھے پلیز" اسے قریب آتا دیکھ کر تاشقین بولا، جس پر آبرو مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی اور اپنا پرس ٹیبل پر رکھ دیا۔

"انتظار کے لیے بہت معذرت، ایکچولی میں سرجری میں بزی تھا"

"کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتی ہوں" وہ مسکرائی،

"آنٹی کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟" آبرو کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اسکے آنے کی وجہ صالحہ بیگم کو سمجھ رہا تھا۔

"جی، جی وہ ٹھیک ہیں دراصل مجھے ایک کیس کے سلسلے میں آپ کی کچھ مدد چاہیے" تاشفین کے چہرے پر الجھن بھرے تاثرات ابھرے،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیسی مدد؟"آبرو نے گہری سانس لیتے اسے کیس کی نوعیت اور حالات کے بارے میں بتایا مگر عماد کے اس کیس سے تعلق کو وہ چھپا گئی۔

"آپ سے صرف اتنی فیور چاہیے کہ آپ اس تاریخ کی ساری میڈیکل رپورٹ ہسٹری دیکھتے اس میں سے وردہ کی اصل رپورٹ کا انتظام کر دیں"اس کی بات پر تاشفین بولنے لگا،

"آپ فکر مت کریں، میں پوری کوشش کروں گا کہ میں وہ رپورٹ جلد از جلد آپ تک پہنچا سکوں"اسکی بات پر آبرو مسکرائی،

"بہت بہت شکریہ"وہ یہ کہتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی،اسے اٹھتا دیکھ کر تاشفین بھی اپنی جگہ سے اٹھتا اسکے پیچھے قدم اٹھانے لگا،دروازے کے قریب پہنچتے آبرو اسکی جانب دیکھتے مسکرائی اور دروازہ عبور کر گئی جبکہ تاشفین اداس نگاہوں سے اسے تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

تاشفین کے کیبن سے نکلتے اب اسکا ارادہ گھر واپسی کا تھا۔ وہ اب کافی مطمئن تھی نجانے کیوں پر اسے تاشفین پر اعتماد تھا کہ وہ اس کی مدد ضرور کرے گا۔ ہسپتال کی راہداریوں سے گزرتے اسے ہر جانب لوگ دکھائی دے رہے تھے، کوئی اپنوں کی صحتیابی پر خوش تھا تو کوئی اپنوں کے بچھڑنے پر غمگین، اسے فوراً حفصہ کی یاد آئی، اس نے بھی تو اسی ہسپتال میں اپنی آخری سانسیں لی تھیں!

دل ایک دم بوجھل ہو گیا، وہ تیزی سے قدم اٹھاتی جا رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے کچھ فاصلے پر مریضوں کے مجمعے میں بینچ پر بیٹھے دو نفوس پر پڑی وہ عادل اور اس کی امی تھیں۔ آبرو کی نظر ان پر پڑتے ہی ان کی نظریں بھی آبرو سے ملیں، آبرو کو حیرت انکی یہاں موجودگی پر نہیں بلکہ ان کی حالت پر ہوئی تھی! اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی عادل ہے جسے اس نے کچھ عرصہ پہلے دیکھا تھا! سوجی ہوئی آنکھیں، پیلا پڑتا رنگ، بڑھی ہوئی شیو، اجڑی ہوئی حالت، وہ پہلے سے بہت زیادہ کمزور ہو گیا تھا۔ آبرو کے قدم بے اختیار ان کی جانب اٹھے،

www.novelsclubb.com

"آپ لوگ یہاں؟ سب خیریت ہے؟" وہ ان کے قریب جاتی بولی،

"نہیں بیٹا کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے عادل۔۔۔۔۔" عادل کی امی عادل کی جانب دیکھنے لگیں،

"عادل بہت بیمار ہے بیٹا، اس کی حالت۔۔۔۔" وہ رونے لگیں،

"انہیں کیا ہوا ہے؟"

"یہی بات تو سمجھ سے باہر ہے بیٹا، ڈاکٹر بھی اس کے مرض کی تشخیص نہیں کر پا رہے، میں بہت پریشان ہوں بیٹا" وہ مسلسل رو رہی تھیں جبکہ عادل غائب دماغی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ پورا پورا دن، پوری پوری رات جاگتا ہے، ہر وقت یوں ہی ویران نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا رہتا ہے، نہ کچھ بولتا ہے، نہ کچھ۔۔۔۔" آبرو نے عادل کی بلند غضب ناک آواز سنی تھی مگر اسے یوں کبھی خاموش نہ دیکھا تھا!

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ ہماری سزا ہے بیٹا" آبرو نے فوراً ان کی جانب دیکھا،

"ہمیں معاف کردو بیٹا، ہم نے حفصہ پر بہت ظلم اور زیادتیاں کی ہیں، ہم نے۔۔۔۔" ان کی آواز حلق میں دبنے لگی،

"ہم نے اسے بہت اذیتیں دی ہیں" اس سے پہلے کہ آبرو کچھ کہتی نرس نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا، وہ عادل اور اسکی امی کو اندر ڈاکٹر کے پاس جانے کا کہہ رہی تھی۔

"ہمیں معاف کردینا بیٹا، شاید اسی طرح میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے" وہ ان کے چہرے پر احساس ندامت اور بے بسی دیکھ سکتی تھی۔ وہ دونوں اندر جاچکے تھے جبکہ آبرو کے کانوں میں حفصہ کے کہے الفاظ گونجے،

"میں نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے آبرو!" آبرو افسردگی سے مسکرائی۔ حفصہ نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑا تھا اور اللہ اپنے بندوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا اور ان کے ساتھ ہوئے ہر ظلم کا حساب ضرور لیتا ہے!

شام کے سات بج چکے تھے، سورج غروب ہوئے بھی کچھ وقت بیت گیا تھا پر آسمان پر ابھی بھی مدھم روشنی باقی تھی۔آسمان پر چھائے گہرے کالے بادل بارش کی آمد کا پتہ دے رہے تھے۔وہ پیدل چلتی بس سٹاپ تک آئی،اسی اثناء میں بارش کی ننھی ننھی بوندیں زمین پر گرنے لگیں،اس نے فوراً اپنے بیگ سے موبائل نکالا پر اسکی بیٹری ڈیڈ ہو چکی تھی، جھنجلاتے ہوئے موبائل واپس بیگ میں ڈالتے وہ سڑک کی جانب دیکھنے لگی۔موسم کی خرابی کے باعث بس اور رکشہ بھی تیز تیز اپنی منزلوں کی جانب رواں تھے۔اسے آج یونیورسٹی سے واپسی میں دیر ہو گئی تھی۔

"اس موسم کو بھی آج ہی خراب ہونا تھا" وہ غصے اور افسوس کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی کہ کچھ فاصلے سے آتی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے زاویار کی نظر اس پر پڑی۔اس نے گاڑی کی سپیڈ کم کرتے گاڑی اس سے کچھ فاصلے پر روک دی جبکہ رتبہ یوں ایک گاڑی کو خود سے کچھ فاصلے فاصلے پر رکتا دیکھ کر گھبرا گئی مگر اس

www.novelsclubb.com

سے نکلتے زاویار کو دیکھتے اس کے تاثرات بدلے، سیاہ جینز کے ساتھ سفید شرٹ پہنے وہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا،

"تم یہاں؟" وہ اسے قریب آتا دیکھ کر بولی،

"جی محترمہ میں، آؤ میرے ساتھ چلو، میں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں" بارش کی بوندیں تیز ہونے لگی تھیں۔

"میں تمہارے ساتھ کیوں جاؤں؟"

"کیونکہ اس وقت یہی کرنا مناسب ہے" وہ دوبدو جواب دیتا بولا،

"پر مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا" رتبہ منہ پھیرتے بولی،

"تو پھر ٹھیک ہے، یہیں کھڑی رہو" وہ مزے سے کہتا چل پڑا کہ رتبہ نے آسمان پر چھائے کالے بادلوں کر جانب دیکھا، ایک دم بادل زور سے گرجے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"رکو رکو، میں آرہی ہوں" وہ قدم اٹھاتی اس کے پیچھے چل پڑی، جس پر زاویار مسکرایا، گاڑی کے قریب پہنچتے وہ پیچھے کا دروازہ کھولتے بیٹھنے لگی کہ زاویار بولا،

"کچھ تو خیال کریں محترمہ، میں آپکا ڈرائیور نہیں ہوں" رتبہ نے فوراً اسکی جانب دیکھا، جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اس سے مخاطب تھا۔

"آگے آیئے" وہ دانت پیستے آگے آگئی، اسکی مجبوری تھی ورنہ وہ اسے خوب جواب دیتی، اسکے بیٹھتے ہی زاویار نے گاڑی سٹارٹ کی،

"آپ اتنی لیٹ گھر سے باہر اکیلی کیا کر رہی تھیں؟" وہ ایک ہاتھ سے سٹیرنگ ویل تھامے اس سے مخاطب تھا۔

"میں یونیورسٹی میں تھی" جواب فوراً آیا،

"میری ناقص معلومات کے مطابق آپ کی یونیورسٹی تو پانچ بجے تک بند ہو جاتی ہے" زاویار کی اس بات پر رتبہ نے غصے سے اسکی جانب دیکھا،

"میری ایکسٹرا اکلاس تھی" نجانے کیوں وہ اسے وضاحت دے رہی تھی۔

"ویسے تم نے میری یونیورسٹی پر بہت ریسرچ کرر کھی ہے؟" اسکی بات پر زاویار مسکرایا،

"خیر ایکسٹرا اکلاس تھی یا کچھ اور۔۔۔" وہ اسے چڑاتا بولا،

"مسٹر اپنی حد میں رہو مانا کہ تم وکیل ہو مگر یوں ہر ایک پر شک کرنا تمہیں مہنگا پڑ سکتا ہے" وہ ہنسنے لگا،

"ہنسنا بند کرو اور گاڑی تیز چلاؤ، مجھے جلدی گھر پہنچنا ہے" زاویار نے اثبات میں سر ہلاتے گاڑی کی سپیڈ ایک دم بڑھادی،

"ارے۔۔۔ارے اتنی بھی تیز مت چلاؤ، سپیڈ کم کرو" وہ فورا بولی جس پر زاویار نے سپیڈ ایک دم کم کردی،

"اب اتنی آہستہ بھی نہیں کہا، تم۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"محترمہ آپ ایک کام کیوں نہیں کرتیں، گاڑی آپ چلالیں، میں آپکی طرح یہاں بیٹھ کر زبان چلالوں گا" وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا،

"فضول باتیں مت کروزاویار" وہ رکی،

"میرا مطلب تم! ڈرائیونگ پر فوکس کرو" وہ تیزی تیزی میں اس کا نام لے گئی، جو نجانے کیوں زاویار کو اچھا لگا،

"تم میری مجبوری کا فائدہ مت اٹھاؤ، اگر موسم خراب نہ ہوتا تو میں کبھی تمہارے ساتھ، اس طرح گاڑی میں نہ بیٹھتی" وہ غصے سے بولی،

"میرے بھی کچھ ایسے ہی خیالات ہیں محترمہ، اگر آپ صالحہ آنٹی کی بیٹی نہ ہوتیں تو میں کبھی آپ کو یوں اپنی گاڑی میں نہ بٹھاتا" وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔

"تم۔۔۔ تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے" وہ غصے سے منہ پھیرتی بولی کہ زاویار کے الفاظ اسکی سماعت سے ٹکرائے،

"ہمارے خیالات بالکل ایک جیسے ہیں" رتبہ اس کی بات سمجھتی دوبارہ اسکی جانب پلٹی،

"تم۔۔۔ تم نہ ایک کام کرو، اپنا علاج کرواؤ کسی اچھے سے دماغی ڈاکٹر سے"

"آپ بتادیں آپ اپنا علاج کہاں سے کروا رہی ہیں، میں بھی وہیں سے کروالوں گا" وہ پھر رتبہ کو لاجواب کر گیا مگر وہ رکنے والوں میں سے نہ تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد میں وہ اسے اسکی منزل پر پہنچا چکا تھا۔ پورا راستہ وہ ایک دوسرے کو یونہی باتیں لگاتے آئے تھے۔ رتبہ گاڑی کا دروازہ کھولتے اتری اور فوراً گیٹ کی جانب چل پڑی کہ زاویار قدرے اونچی آواز میں بولا،

"بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا، انسان مروتاً ہی کسی کا شکریہ ادا کر دیتا ہے، چائے کا پوچھ لیتا ہے مگر آج کل کے لوگ تو بس۔۔۔" وہ یہ سب رتبہ کو سنانے کے لیے کہہ رہا تھا، جس پر رتبہ نے پلٹ کر دیکھا کہ اتنے میں وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ گاڑی اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئی کہ رتبہ نے دل میں

www.novelsclubb.com

سوچا کہ اسے واقعی زاویار کا شکریہ ادا کرنا چاہیے تھا کہ اچانک دل میں خیال آیا کہ اب تو ہر دوسرے دن ہی اس سے ملاقات ہو جاتی ہے، تو وہ اسکا شکریہ بعد میں ادا کر دے گی۔

ہر ثبوت اسی سمت اشارہ کر رہا تھا، جس جانب آبرو جانا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اپنے سامنے اس کیس سے منسلک ہر چھوٹی بڑی چیز رکھے بیٹھی تھی، جن سب کا نتیجہ صرف ایک ہی تھا کہ وردہ کے والدین کی کہی گئی ہر بات سچ تھی۔ اسے اس وقت عماد سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اس کیس کو ری اوپن کروانا چاہتی تھی مگر انتظار تھا تو صرف وردہ کی میڈیکل رپورٹ کا جو اسے کل ملنے والی تھی۔ آبرو کے دماغ میں ایک دم ایک خیال آیا کہ کیوں نہ وہ اس کیس کو ری اوپن کروانے سے پہلے ایک بار اشعر کو بھی اس سارے معاملے سے آگاہ کر دے۔ کچھ لمحے بعد وہ فیصلہ کر چکی تھی۔ اس نے فون اٹھاتے اشعر کو کال ملائی اور اسے کورٹ آنے کو

www.novelsclubb.com

کہا، جس پر اشعر پہلے تو کچھ حیران ہوا مگر پھر اسے اپنا منتظر رہنے کا کہتے فون کاٹ دیا۔ آبرو کا یہ فیصلہ کتنا درست تھا یہ تو آنے والا وقت ہی بہتر جانتا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے بعد وہ آبرو کے سامنے بیٹھا تھا۔ آبرو اسے کیس کے متعلق ہر بات سے آگاہ کر چکی تھی۔ اشعر کے تاثرات اس وقت بہت سنجیدہ تھے۔

"میں بہت جلد یہ کیس ری اوپن کروانے۔۔۔۔۔"

"آبرو تم یہ کیس ہرگز نہیں لو گی" وہ سختی سے اس کی بات کاٹتا بولا، جس پر آبرو کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"مگر کیوں؟" سوال فوری تھا۔

"کیونکہ یہ کیس صرف ایک جھوٹ ہے، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں"

"مگر کیا یہ سارے ثبوت بھی جھوٹے ہیں؟" آبرو کو آج اسکی ہر بات حیران کر رہی تھی۔

"ہاں جھوٹے ہیں!"اس کی آواز بلند ہوئی،

"میں اس کیس کے بارے میں بہت پہلے سے جانتا ہوں آبرو اور یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ صرف میرے بھائی کے خلاف ایک سازش ہے اور کچھ نہیں"آبرو کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا،

"یہ کیس پہلے بھی اسی لیے بند ہوا تھا کیونکہ اس میں کوئی سچائی نہیں تھی صرف اور صرف جھوٹے الزامات تھے"آبرو کو اسکا لہجہ ،الفاظ ہر ایک چیز آج بہت عجیب محسوس ہو رہی تھی۔

"مگر اشعر کوئی کیوں کسی پر ایسے الزامات لگائے گا،آپ۔خود سوچیں کوئی کیوں اپنی بیٹی کی عزت کے بارے میں۔۔۔۔"

"آبرو۔۔"وہ اسکی بات کاٹتا ٹیبل پر اپنا جھکاؤ کرتے بولنے لگا۔

"پیسے کی لالچ انسان سے سب کچھ کروا دیتی ہے، یہ سب اس لڑکی اور اس کے گھر والوں کی سازش ہے تاکہ وہ لوگوں کی ہمدردیاں سمیٹ سکیں" وہ اشعر کے الفاظ کے چناؤ پر حیران تھی کہ وہ ایک مرے ہوئے انسان کے بارے میں کیسے الفاظ استعمال کر رہا تھا!

"پر اشعر انہیں کسی کی ہمدردیاں سمیٹنے سے کیا فائدہ ہوگا؟" آبرو کی بات پر وہ طنزیہ انداز میں ہنسا،

"تم تو وکیل ہو آبرو، تم تو یہ سب بہت اچھے سے جانتی ہو!" آبرو کو اسکی ہر بات آب غصہ دلا رہی تھی۔

"آج وہ الزام لگائیں گے کل کیس کا آغاز ہوگا، نامزد مجرموں کو بلیک میل کرتے ان سے پیسے وصول کریں گے، لوگون کی ہمدردیاں سمیٹتے خود پارسا بن جائیں گے اور عیش کی زندگی گزاریں گے" آبرو کا ضبط جواب دے گیا۔

www.novelsclubb.com

"اشعر آپ یہ سب کیسے کہہ سکتے ہیں، آپ کو معلوم بھی ہے کہ ان کی بیٹی مر چکی ہے، انہوں نے اپنی اکلوتی اولاد کھوئی ہے اشعر" وہ اشعر کے مردہ دل کو جگانا چاتی تھی۔

"مجھے سب معلوم ہے آبرو مگر جو بھی ہو تم یہ اس کیس سے دور رہو، ویسے بھی میں "تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ جلد تم یہ جاب چھوڑنے والی ہو سو۔۔۔۔۔"

"اشعر میں یہ کیس اور جاب دونوں نہیں چھوڑوں گی" آبرو کا لہجہ سخت تھا۔

"ہر بات پر ضد مت کیا کرو آبرو، یہ ہم سب کے لیے بہتر ہے کہ تم نے یہ جاب جلد از جلد چھوڑ دو" وہ دوٹوک لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا،

"اور اس کیس کے بارے میں بھی سوچنا چھوڑ دو" وہ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھاتے چل پڑا، وہ ابھی دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اسکی سماعت سے آبرو کی آواز ٹکرائی،

"میں آبرو صدیقی ہوں اشعر، اپنی بات سے پیچھے ہٹنا میں نے سیکھا نہیں سو یہ کیس اور یہ جاب میں کسی صورت نہیں چھوڑوں گی" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتی اٹل لہجے میں بولی، اشعر نے گردن موڑتے غصے سے آبرو کی جانب دیکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

اشعر سے ہوئی باتیں اب بھی اس کے دماغ میں گونج رہی تھیں، وہ کیسے اپنے بھائی کے دفاع کے لیے کسی کی عزت پر وار کر سکتا تھا۔ وہ اشعر کے اس رویے پر بہت حیران و پریشان تھی، اسے اشعر سے ہرگز یہ توقع نہ تھی۔ پہلے جاب چھوڑنے کی ضد اور اب یہ کیس! وہ غائب دماغی سے کب آفس سے گھر پہنچی اسے معلوم نہ ہو سکا۔ گھر پہنچنے پر گیٹ پہلے سے کھلا تھا یعنی گھر پر کوئی آیا تھا۔ وہ قدم اٹھاتی اندر چلی گئی جبکہ باہر کھڑی اشعر کی گاڑی وہ دیکھ نہ سکی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سامنے بیٹھے اشعر پر پڑی جو صالحہ بیگم کے ساتھ بیٹھا ان سے کوئی بات کر رہا تھا۔آبرو پر نظر پڑتے وہ خاموش ہو گیا جبکہ اسے دیکھتے آبرو کے تاثرات ایک دم سخت ہوئے۔اسنے صالحہ بیگم کی جانب دیکھا، جن کے تاثرات اسے یہ سمجھانے کے لیے کافی تھے کہ اشعر انہیں ساری بات بتا چکا ہے۔اسے اشعر کی یہ حرکت شدید ناگوار گزری تھی، وہ صالحہ بیگم کو پریشانیوں سے دور رکھنا چاہتی تھی مگر اشعر نے اسکی ساری محنت پر پانی پھیر دیا تھا۔وہ قدم اٹھاتی ان کے قریب گئی اور سلام کرتے اشعر کے سامنے والے صوفے پر جا بیٹھی، ان کے درمیان ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی کہ اشعر کی آواز نے ماحول میں چھائی اس خاموشی کو توڑا،

www.novelsclubb.com

"چچی آپ ہی آبرو کو سمجھائیں، میری بات تو یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہے" آبرو فورا بولی،

"آپ کی بات ماننے لائق ہوتی تو میں ضرور مان لیتی" اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

"آبرو۔۔۔۔" صالحہ بیگم تنبیہہ کرتی بولیں،

"آپ اس کا رویہ دیکھ رہی ہیں چچی، یہ کس طرح مجھ سے بات کر رہی ہے" اشعر صالحہ بیگم کو مخاطب کرتا بولا،

"تم فکر مت کرو بیٹا میں اسے سمجھاؤں گی" انکی بات پر آبرو فورا بولی،

"مگر امی۔۔۔۔"

"خاموش ہو جاؤ آبرو" صالحہ بیگم نے فورا اسکی بات کاٹی، جس پر آبرو خاموش ہو گئی۔

"چچی میں بس یہی چاہتا ہوں کہ آبرو اس کیس کو چھوڑ دے، اس میں ہم سب کی بھلائی ہے مگر آبرو میری بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہے"

"میں اسے سمجھاؤں گی بیٹا، تم خود فکر مت کرو" صالحہ بیگم کی بات پر اشعر نے آبرو کی جانب دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی جانب چل پڑا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جاؤ آبروا سے گیٹ تک چھوڑ کر آؤ" آبرو نے انکاری نظروں سے صالحہ بیگم کی جانب دیکھا پر انکی اصرار کرتی نگاہوں پر وہ چل پڑی۔ گیٹ کے قریب پہنچتے اس نے اشعر کو مخاطب کیا،

"آپ نے امی کو اس معاملے میں شامل کر کے اچھا نہیں کیا" جس پر اشعر فورا بولا،

"کیوں اس میں کیا برائی ہے؟ انہیں بھی تو پتا ہونا چاہیے نہ کہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو" وہ طنزاً کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ اس کے الفاظ آج آبرو کو تکلیف دے رہے تھے۔ گیٹ بند کرتے آبرو واپس اندر آئی کہ صالحہ بیگم نے اسے مخاطب کیا،

"ادھر آؤ آبرو" وہ ان کے پاس جا بیٹھی،

"بیٹا تم کیوں ایک معمولی سے کیس کے لیے، اپنا رشتہ خراب کر رہی ہو؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کیس معمولی نہیں ہے امی، اشعر نے آپ کو صرف وہ بات بتائی ہے جو ان کے مفاد کی تھی جبکہ۔۔۔" وہ رکی اور گہری سانس لی، صالحہ بیگم کو پوری بات بتانا اب اسکی مجبوری بن گئی تھی۔

"انھوں نے اپنے بھائی کے اُس گناہ کے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتایا جو کسی کی جان لے گیا" صالحہ بیگم الجھن کا شکار ہوئیں،

"مجھے پوری بات بتاؤ آبرو" آبرو نے شروع سے لے کر آخر تک ہر بات۔ان کے گوش گزار کہہ گزاری،

"آپ خود سوچیں امی کوئی کیوں اپنی بیٹی کی عزت کو یوں استعمال کرے گا" صالحہ بیگم متفکر نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کے کہنے پر اگر میں یہ کیس واپس لے بھی لوں امی مگر آپ صرف ایک بار یہ سوچیں کہ اگر وردہ کی جگہ آپ کی اپنی بیٹی ہوتی تو کیا تب بھی آپ اس کے مجرموں کو یوں آزاد رہنے دیتیں" صالحہ بیگم کی گردن بے اختیار نفی میں ہلی،

"میں نہیں چاہتی امی کہ میں اپنا رشتہ بچانے کی خاطر کسی کی حق تلفی کروں، کسی کو اس کے انصاف کے حق سے محروم کر دوں اور عماد کو تو ویسے بھی آپ جانتی ہیں" وہ خاموش ہوئی،

"اشعر نے مجھے بہت مایوس کیا ہے امی، میں ان سے ہر گز ایسی امید نہیں رکھتی تھی"

"پریشان مت ہو بیٹا، سب ٹھیک ہو جائے گا، اشعر کے ایسے رویے کی وجہ صرف اس کا بھائی۔۔۔۔"

"مگر امی کیا گنہگار اگر آپ کا اپنا ہو تو قانون بدل جاتا ہے؟ یا آپ کے اپنوں کو سب گناہ معاف ہوتے ہیں" اس نے صالحہ بیگم کے چہرے کی جانب دیکھا اور بولنے لگی،

"میں ٹھیک ہوں امی، آپ بھی پریشان مت ہوں، اللہ انسان کے لیے بہترین اسباب پیدا کرنے والا ہے" وہ یہ کہتے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ہاتھ میں فائل تھامے اپنے کیبن کی جانب بڑھ رہا تھا، جہاں آبرو اس وقت اس کی منتظر تھی۔اسے کچھ دیر پہلے ہی اس کے اسسٹنٹ نے آبرو کے آنے کی اطلاع دی تھی۔وہ دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا،

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ پلٹتے اس کی جانب متوجہ ہوئی،وہ دراز قد تھا، سرجن کا لباس اس پر خوب جچتا تھا۔وہ مسکراتا ہوا اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"ونس اگین سوری،ایک بار پھر آپکو انتظار کرنا پڑا" اسکی بات پر آبرو نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی،

"آپ بار بار معذرت مت کیا کریں،میں بخوبی سمجھتی ہوں کہ ڈیوٹی آورز میں ٹائم نکالنا کتنا مشکل ہے" اسکی بات پر وہ مسکرایا،اور آبرو کو مخاطب کیا،

"آنٹی کی طبیعت اب کیسی ہے؟"

"الحمدللہ اب بہت بہتر ہے،اس بار والی میڈیسن کافی پر اثر ہیں" وہ مسکراتے ہوئے بولی، جس پر تاشفین نے فائل اس کی جانب بڑھائی،

"یہ لیں وردہ اسماعیل کی رپورٹ" آبرو نے ہاتھ آگے بڑھاتے وہ رپورٹ تھامی اور اسے کھولتے، اندر موجود رپورٹ دیکھنے لگی، کچھ لمحے بعد وہ تاشفین کی جانب دیکھتے بولی،

"آپ کا بہت شکریہ، آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ اس کیس کے لیے یہ رپورٹ کتنی اہم تھی" وہ دل سے اسکی مشکور تھی۔

شکریہ میرا نہیں آپ کا ادا کرنا چاہیے، جو آپ کسی کو انصاف دلانے کے لیے اپنی "پوری کوشش کر رہی ہیں

"یہ میرا فرض ہے" آبرو فورا بولی،

"بالکل پر ہر کوئی آپ کی طرح کسی کو انصاف دلانے کے لیے اتنی محنت نہیں کرتا" وہ رکا، آبرو نے اسکی جانب دیکھا،

"یہ آپ کی بہادری ہے کہ آپ کچھ عرصہ پہلے ہوئے واقعے کے باوجود بھی نہیں گھبرائیں اور اپنا فرض وفاداری سے نبھا رہی ہیں" آبرو نے دل سے اعتراف کیا کہ اسکی آواز اور الفاظ دونوں ہی خوبصورت تھے۔

"اگر ہمارے سسٹم میں آپ جیسے کچھ مزید وکلا کا اضافہ ہو جائے تو ہمارا اعدالتی نظام بالکل سنور جائے گا" اس کے الفاظ آبرو کے دل میں اتر رہے تھے۔ وہ جانے انجانے میں تاشفین اور اشعر کا موازنہ کرنے لگی کہ اس کیس کے متعلق دونوں کے خیالات میں کتنا فرق تھا! اسے یاد تھا کہ اشعر نے اس لڑکی اور اس کے گھر والوں کے لیے کیسے الفاظ کا استعمال کیا تھا اور وہ ہر بار آبرو کو یہ نوکری چھوڑنے پر مجبور کرتا تھا جبکہ تاشفین نے نہ صرف اس کیس کے سلسلے میں اس کی مدد کی تھی بلکہ اسکی کاوشوں کو سراہتے اسکی حوصلہ افزائی بھی کر رہا تھا۔

"شکریہ۔۔۔کاش کہ ہر کوئی آپ کی طرح سوچنے لگ جائے" دل کی بات فورا زبان پر آئی کہ وہ فورا مسکراتے ہوئے دوبارہ بولی،

"میرا ماننا ہے کہ ہر انسان چاہے کسی بھی پیشے سے منسلک ہو اسے اپنا سو فیصد دیتے "اپنے پیشے سے منسلک فرائض کو بخوبی نبھانا چاہیے

"بالکل" اس نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کی تائید کی،

"چلیں اب میں چلتی ہوں" وہ یہ کہتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی کہ وہ بھی اسکے ساتھ اٹھا، دروازے کے قریب پہنچتے وہ مڑی، دونوں کی نظریں ملیں،

"تھینک یو" تاشفین کو فورا اس سے ہوئی پہلی ملاقات میں اسکے کہے یہی الفاظ یاد آئے، اس نے سر کو خم دیتے اسکا شکریہ قبول کیا، آبرو مسکراتی ہوئی دروازہ عبور کر گئی جبکہ تاشفین کے چہرے پر اب ایک زخمی مسکراہٹ موجود تھی۔

ٹیبل پر لگا فائلز کا انبار، پاس پڑے چائے کے تین خالی کپ، کرسی پر آنکھیں موندے بیٹھی آبرو جو ایک ہاتھ سے مسلسل اپنی کن پٹی دبا رہی تھی، اس وقت شدید تھکان کا شکار تھی۔ اس کے اعصاب بوجھل تھے سر درد سے پھٹ رہا تھا مگر ابھی بہت کام باقی تھا۔ وہ آنکھیں کھولتے دوبارہ ان فائلز کی جانب متوجہ ہوئی اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ تقریباً دو گھنٹے بعد وہ اپنے کام سے فارغ ہو چکی تھی مگر اسے معلوم تھا کہ اصل کام کا تو ابھی آغاز ہونے والا ہے۔ ہر ثبوت، ہر گواہ، ہر رپورٹ وردہ کے حق میں تھی۔ اس کے والدین کی کہی گئی ساری باتیں سچ تھیں۔ سامنے پڑی اس کیس کی ابتدائی رپورٹ اور وردہ کی میڈیکل رپورٹ سب سے بڑے ثبوت تھے جبکہ اس کی دو آفس کا لیگز وردہ اور مینجر کے درمیان ہوئی بحث کی شاہد تھیں۔ آبرو کا ذہن بار بار اشعر کی باتوں کی جانب جاتا مگر وہ خود کو اس بارے میں سوچنے سے باز رکھتی۔ اسے آج فیصلہ کرنا تھا، ہر چیز اسے وردہ کے حق میں فیصلہ کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔ اس نے گہری سانس لیتے، ایک بار پھر وہ

فائل دیکھنا چاہی جو اس کیس کے آغاز میں اس کے پاس آئی تھی۔فائل ٹیبل پر پڑی تھی۔اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے فائل اٹھائی،جس کے دوران کچھ کاغذ زمین پر گرے۔وہ ان مجرموں کی تصاویر تھیں۔آبرو نے جھکتے وہ تصاویر اٹھائیں اور ایک بار پھر ان انسانوں کے روپ میں چھپے حیوانوں کے مکروح چہرے دیکھنے لگی کہ عماد کی تصویر سامنے آئی،اسے آج عماد سے گھن آرہی تھی۔اپنے گھر میں ماں اور بہن ہونے کے باوجود ایک مرد کیسے ایک عورت کی عزت کے ساتھ کھیل سکتا ہے !عماد کی تصویر کو نظروں سے سامنے سے ہٹاتے،اس کے سامنے چوتھی تصویر آئی جسے دیکھتے آبرو کا رنگ فق ہوا۔وہ اس شخص کو پہچانتی تھی!ہاں وہ اسے پہچانتی تھی!

تصویر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی،اسنے دوبارہ اسے اٹھایا،یہ چہرہ وہ کیسے بھول سکتی تھی!یہ وہی شخص تھا جس نے آج سے 5 سال پہلے اسے اغوا کیا تھا۔اسے پھر سے وہ تکلیف دہ لمحے یاد آئے جب اس نے بے بسی کی حدوں کو چھوا

www.novelsclubb.com

تھا۔وہ اس دن اس تصویر کو کیسے فراموش کر گئی تھی! آبرو نے تصاویر سائیڈ پر رکھتے، پانی گلاس میں انڈیلتے پانی پیا۔پرانا زخم پھر سے تازہ ہو گیا تھا مگر اب وہ فیصلہ کر چکی تھی! ہاں وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ ورد کے مجرموں کو انجام تک ضرور پہنچائے گی۔

کچھ دیر پہلے ہی وہ آفس سے گھر پہنچتی تھی۔آج وہ اس کیس کو ری اوپن کرواتے ان چاروں ملزمان کو نامزد کر چکی تھی اور وردہ کے والدین کو بھی امید دلا چکی تھی کہ وہ جلد اس کے مجرموں کا انجام دیکھیں گے۔اس نے اپنا موبائل اٹھاتے ایک نمبر پر کال ملائی مگر نمبر بند جا رہا تھا۔مایوس ہوتے فون واپس رکھا کہ سماعت سے ایک شناسا آواز ٹکرائی، وہ اشعر کی آعاز تھی۔الفاظ تو وہ سمجھ نہ پائی مگر لہجے سے واضح تھا کہ وہ غصے میں ہے۔یقیناً اس تک خبر پہنچ چکی تھی۔وہ قدم اٹھاتی باہر

آئی، جہاں وہ غصے سے لال چہرہ لیے کھڑا تھا، آبرو پر نظر پڑتے اس نے اسے مخاطب کیا،

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا آبرو!" وہ نفی میں سر ہلاتا بولا،

"مجھے تم سے ہر گز یہ امید نہیں تھی، مجھے لگا تھا کہ تم باز آجاؤ گی مگر تم نے اپنی ضد نہیں چھوڑی" صالحہ بیگم اشعر کو مخاطب کرتی بولیں،

"اشعر بیٹا بتاؤ تو سہی کہ کیا ہوا ہے؟"

"عماد کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے چچی اور یہ صرف اور صرف آپ کی بیٹی کی وجہ سے ہوا ہے" وہ کب آبرو سے آپ کی بیٹی پر آیا اسے خود معلوم نہ ہو سکا،

"تمہیں اندازہ بھی ہے آبرو کہ امی اور ابو کے دل پر کیا گزری ہے، وہ اس وقت کس تکلیف میں ہیں" آبرو خاموش رہی،

"میں ہی پاگل ہوں جو یہ رشتہ بچانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہوں، تمہیں تو کسی چیز سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا" آبرو نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے کہ وہ دوبارہ بولا،

"تمہیں اندازہ ہے آبرو کہ اس سے ہمارے رشتے پر کیا فرق پڑے گا" وہ چلایا،

"اشعر کیا یہ رشتہ اتنا نازک ہے کہ صرف ایک معمولی سی بات پر ٹوٹ جائے گا" اسے یاد تھا کہ اس دن اشعر نے اس کیس کو معمولی کہتے رد کرنے کو کہا تھا۔

"تمہیں یہ بات معمولی لگتی ہے آبرو، تم نے میرے بھائی پر۔۔۔۔"

"اگر آپ کا بھائی بے گناہ ہے اشعر تو آپ کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ رہا ہو جائے گا پر اگر اس نے یہ گناہ کیا ہے تو اسے سزا ضرور ہو گی"

"تم اپنی حد سے بڑھ رہی ہو آبرو، میرے بھائی نے کچھ نہیں کیا، تم۔۔۔۔"

"تو پھر آپ پریشان کیوں ہیں اشعر؟" وہ اسکی بات کاٹتی بولی،

"میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں ہوں آبرو کہ ابھی بھی وقت ہے پیچھے ہٹ جاؤ، باقی سب میں سنبھال لوں گا یہ ہماری عزت کا سوال ہے۔۔۔۔"

"عزت صرف ہماری ہی نہیں ہے اشعر! عزت اس دنیا میں رہنے والے ہر انسان کی ہے اور سب کی عزت برابر ہے اگر آپ کا بھائی کسی کی عزت کو روند سکتا ہے تو اسے بھی باعزت رہنے کا کوئی حق نہیں" آبرو کا لہجہ سخت تھا۔

"بس آبرو ایک لفظ اور نہیں" وہ چلایا،

"مت مانو تم میری بات مگر یاد رکھنا تمہاری اس ضد کا خمیازہ ہمارا یہ رشتہ بھگتے گا" وہ تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا۔

"ایک بار پھر سوچ لو آبرو" اشعر کے جانے کے بعد وہ دونوں ماں بیٹی ایک ساتھ بیٹھی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں سوچ چکی ہوں امی" آبرو کا لہجہ اٹل تھا۔

"مگر بیٹا اس سے تمہارے اور اشعر کے رشتے۔۔۔۔"

"امی جس رشتے کو بچانے کے لیے مجھے ہر چھوٹی چھوٹی بات پر پیچھے ہٹنا پڑے، ہر معاملے میں صحیح و غلط کو بھولتے صرف ان کا کہا ماننا پڑے، اس رشتے کا ٹوٹ جانا ہی بہتر ہے" وہ انکی بات کاٹتی بولی،

"ایسے مت کہو بیٹا، اشعر۔۔۔"

"امی اشعر کا رویہ اور الفاظ تو آپ آج دیکھ چکی ہیں، جس شخص کے لیے کسی کی ماں اور بہن کی عزت سے زیادہ اہم اپنے بھائی کی عزت ہو، کل کو وہ میرے اور میری بہنوں کے لیے کیا کرے گا" صالحہ بیگم خاموش رہیں، آبرو کی بات بالکل درست تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ کو آج ایک اور بات بتاؤں امی!" وہ انہیں اپنے اغوا اور اس کیس کے تعلق کے بارے میں ساری بات بتاتی چلی گئی۔

"یہ بات تم نے اشعر کو کیوں نہیں بتائی بیٹا"

"امی آپ کو لگتا ہے کہ آج وہ یہاں ہماری کوئی بات سننے آئے تھے! وہ آج صرف اپنی سنانے آئے تھے اور سنا کر چلے گئے"

"مگر پھر بھی بیٹا۔۔۔"

"کوئی فائدہ نہیں تھا امی، انہیں بتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا" وہ مایوس تھی، رویے اور لہجے اکثر انسان کو مایوس کر دیتے ہیں۔

"وہ اس کیس کو ماننے سے ہی انکاری ہیں امی کیونکہ اس میں ان کا بھائی ملوث ہے" وہ آج ایک بار پھر اشعر سے مایوس ہوئی تھی جبکہ دوسری جانب صالحہ بیگم ماں تھیں، وہ اپنے بچوں کے گھر ٹوٹتے ہوئے کیسے دیکھ سکتی تھیں!

www.novelsclubb.com

"آپ کو معلوم ہے امی، جب میں نے آج وردہ کے والدین کو بتایا کہ میں یہ کیس لوں گی تو وہ کتنے خوش تھے، انہوں نے اپنی اکلوتی اولاد کھوئی ہے امی وہ بھی صرف چند لوگوں کی ہوس کی بنا پر تو کیا ان کے اور عماد کے لیے قانون ایک سا نہیں ہونا چاہیے امی" وہ خاموش ہوئی،

"جب میں نے آج عماد اور اس آدمی کی تصویر۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی، لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے دماغ میں جھماکہ ہوا، ذہن کے پردے پر اس نقاب پوش کا چہرہ لہرایا،

"آبرو" صالحہ بیگم نے اسے پکارا جبکہ وہ تو اس وقت ماضی میں جا چکی تھی۔

"آبرو" انہوں دوبارہ پکارا،

"امی میں کچھ دیر میں آپ سے بات کرتی ہوں" وہ تیزی سے اپنے کمرے میں گئی اور آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے ماتھے پر موجود نشان دیکھنے لگی۔ دماغ میں سوال پیدا ہوا کہ کہیں اُس واقعے میں بھی عماد کا ہاتھ تو نہیں؟ دل نے فوراً جواب

دیا،ہاں ! مگر وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے ؟ فوراجواب آیا،ہاں وہ ایسا کر سکتا ہے ! وہ بیڈ پر جابیٹھی،

یہ کیسا انکشاف تھا! اگر واقعی ایسا ہوا تو! اس کا دماغ پھٹنے لگا تھا،وہ اپنی کن پٹی مسلنے لگی مگر اسے پتا لگانا تھا کہ آخر حقیقت کیا ہے اور عماد اور اس اغوا کار کا آپس میں کیا تعلق ہے !

(جاری ہے۔۔۔۔)

www.novelsclubb.com